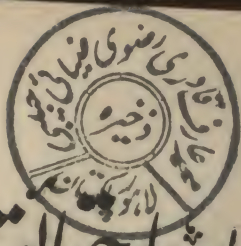


کانگریسی مسلمان اور حقائق قرآن

مفتی سید شاہ مصباح الحسن



مکتبہ رضویہ لاہور



کانگریسی مسلمان اور خالق قرآن

۵۹ ھ ۱۳

۲ تاریخی فتوے جو تحریکِ قیامِ پاکستان کے
دورانِ اسلامیانِ ہند کے لیے مشعلِ راہ بنے

مفتی سید شاہ مصباح الحسن

مکتبہ ضوئیلہ لاہور

ممتاز دانشور

پروفیسر زاحیہ منور



گاندھی کے لیے عام مسلم ملت کے افراد
مسلمان ہی نہ تھے فقط وہی مسلمان تھے جو آئرم نیشن ہو سکتے تھے۔
تلک لگوا سکتے تھے۔ ہندوؤں کے سے انداز میں پرنام کر سکتے تھے ہندوؤں
کی سی ٹوپیاں پہن سکتے تھے اور مسلمانوں کو ہندو قوم سے جدا نہ جانتے تھے
گویا خدا پرست اور بت پرست، گاؤں خوار اور گاؤں کا پرستار ایک ہی
ملت کے فرد تھے۔



مضمون بعنوان ”حقیقتِ حال“

بحوالہ روزنامہ نوائے وقت لاہور، شمارہ ۲۱ ستمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۱۲

ڈاکٹر شرف الدین صلاحي

ادارۂ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، پاکستان
 جب گاندھی جی نے انگریزوں کی خلاف تحریک ترک موالات
 شروع کی اور مسلمانوں کو یہ کہہ کر اس میں شمولیت کی دعوت دی کہ ہندوستان
 میں بسنے والے ہندو مسلمان ایک قوم ہیں اور انہیں متحد ہو کر انگریزوں کی خلاف تحریک
 چلانی چاہیے۔ اس دعوت کے مضمرات مسلمانوں کے حق میں جتنے خطرناک تھے بعد
 تجربات نے خود انہیں آشکارا کر دیا۔ اس خطرے کی طرف سب سے پہلے جس
 شخص نے نشاندہی کی وہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی تھے۔ یہ
 انتباہ گویا اس قومی نظریے کا اعلان تھا جس کی بنیاد
 پر آگے چل کر پاکستان بنا،

(ماہنامہ فکر و نظر، اسلام آباد، جولائی ۱۹۷۱ء، ص ۷۹-۸۰)

آل انڈیا سنی کانفرنس

اللہ تعالیٰ نے سنی بریلوی علماء، جو ملت
اسلامیہ کی اکثریت کے نمائندے تھے، کو یہ توفیق دی کہ
وہ تحریک پاکستان اور دو قومی نظریہ کے مسلسل مؤید و حامی رہے۔
مولانا سلیمان اشرف (متوفی ۱۹۳۹ء) جو مولانا احمد رضا خاں
بریلوی کے خلیفہ اور علی گڑھ میں دینیات کے پروفیسر تھے اس زمانے
میں بھی ہندو مسلم اتحاد کو غلط قرار دیتے تھے جب تحریک خلافت
کی وجہ سے مسلمان قائدین نے گاندھی جی کو اپنا لیڈر بنا لیا تھا۔

بحوالہ ”تاریخ پاکستان“ از پروفیسر شیخ محمد رفیق،

سید مسعود حیدر بخاری، پروفیسر چوہدری نثار احمد

مطبوعہ لاہور ۱۹۷۳ء، صفحہ ۳۲۷ — ۳۲۸

پیش لفظ

برصغیر میں ایک آزاد اسلامی مملکت کا قیام تاریخ کا کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے، عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ ”جس وقت متحدہ ہندوستان کی سرزمین انگریزی سلطنت پر تنگ ہو گئی اور انگریز اپنا پورا یا لپٹنے لگا تو کچھ جذباتی مسلمان مذہب کا نعرہ لگا کر میدان میں اچانک نمودار ہو گئے چنانچہ ان کی جذباتیت کے نتیجے میں پاکستان معرض وجود میں آ گیا“ جہاں تک سطحی معلومات رکھنے والے لوگوں یا نئی نسل کے کچے ذہنوں کا تعلق ہے وہ شاید اس دھوکے میں آجائیں، مگر جن لوگوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی تاریخی جدوجہد کو تسلسل کے ساتھ پڑھا اور دیکھا ہے یا جو مسلم قوم کے اجتماعی ضمیر کی خودی کے فلسفے سے پوری طرح آگاہ ہیں، ایک لمحے کے لیے بھی اس غلط مفروضہ کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ اس سرزمین پر انگریز کے قدم رکھتے ہی، سب سے پہلے جو قوم من حیث القوم اسی کے خلاف اٹھی ہے وہ مسلمان قوم ہے، یہ درست ہے کہ اس سرزمین پر ہندو، سکھ، اچھوت اور کئی دیگر اقوام بس رہی تھیں، لیکن ان اقوام پر یہ مسلمانوں کا احسان ہے کہ انہوں نے ان اقوام

کو غیر ملکی سامراج سے نجات حاصل کرنے کے جذبے کا اجتماعی شعور بچشا، ہمیں یہ بات تسلیم ہے کہ آگے چل کر بہت سارے ہندو اور سکھ بھی اس تحریک میں شامل ہو گئے اور اس سے تحریک آزادی وطن کو خاصا فائدہ پہنچا، مگر اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ایک ہزار سالہ حکومت کی بازیافت اور اسلامی نظریہ حیات کے احیاء سے ان کا مقصد صرف سیاسی بالادستی تک محدود نہ تھا بلکہ دینی و مذہبی اعتبار سے وہ اپنے ذمے ایک بھاری فرض کی ادائیگی سے سبکدوش ہو رہے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ شروع میں جو جوش و خروش اور لگن مسلمانوں میں نظر آتی ہے، وہ دوسری جگہ موجود نہیں ہے۔ اگر تاریخی تسلسل کو پیش نظر رکھا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ حساس اور دردمند مسلمانوں کی یہ جدوجہد مغلیہ حکومت کے زوال سے شروع ہوئی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تجدیدی مساعی ہوں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت عشق رسولؐ، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی انقلابی آواز ہو کہ علامہ اقبال کا درس خودی ۱۸۵۷ء کے مجاہدین کی بے مثال جانی و مالی قربانیاں ہوں کہ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں کا مسلمانوں کے قومی و ملی تشخص کو اجاگر کرنے کا بے نظیر کارنامہ ۱۹۲۵ء کی مراد آباد سنی کانفرنس سے ۱۹۴۶ء بنارس سنی کانفرنس تک علماء و مشائخ کی سرگرمیاں ہوں کہ قائد اعظم محمد علی جناح کی فکری و عملی خدمات یہ سب اسی تاریخی جدوجہد کی مختلف کڑیاں ہیں، جو زوال پذیر اسلامی حکومت کو بچانے، انگریزی سامراج سے نجات حاصل کرنے، ہندوستان میں ایک ہندو اسٹیٹ قائم ہونے سے مسلمانوں کو بچانے کے لیے باہم گدگد ملی ہوئی نظر آتی ہیں۔ یہ مسلمان قوم کی خوش

بختی ہے کہ برصغیر کی سرزمین کے تمام مفکرین اور مذہبی و سیاسی قائدین نے مسلمانوں کی پریشانی اور منزل و انحطاط کے حل کے سلسلے میں سوچ کی ایک ہی راہ اختیار کی ہے، اور وہ ہے برصغیر میں مسلمان قوم کا بہ طور قوم کے ایک انفرادی تشخص، علماء کے ایک محضر گروہ نے اپنا راستہ یہاں جہوڑ مسلمانوں سے الگ کر لیا۔ اگر بات لفظی گو رکھ دھندے کی ہو تو ممکن ہے کہ ان کے نظریات کا بھی کہیں نہ کہیں سے کوئی جواز نکل آئے، اور اگر نتائج، حالات، مشاہدات اور مسلمانوں کے تہذیبی ورثے کو دیکھا جائے تو اس گروہ کی رائے غلط، مسلمانوں کے حق میں زہر قاتل اور مسلمانوں کے تہذیبی ورثے کے خلاف کھلی بغاوت ہے۔

پدرم سلطان بود ایک مشہور کہاوت ہے لیکن ضروری نہیں کہ یہ ہر موقع پر غلط ہو۔ انگریزی سامراج کے خلاف ۱۸۵۷ء کی تحریک کن لوگوں نے چلائی یہ علامہ فضل حق خیر آبادی، مفتی عنایت احمد کاکوروی، شاہ احمد اللہ مدرسی، مولانا کافی کون تھے؟ انیسویں صدی عیسوی کے اواخر میں قیام کانگریس کے ساتھ کون سی وہ برگزیدہ جماعت تھی جس نے ہندوستان کے طول و عرض میں قریہ قریہ گاؤں گاؤں پھر کر مسلمانوں کو الگ پلیٹ فارم پر جمع ہونے اور انہیں اپنا ملی تشخص برقرار رکھنے کا درس دیا۔ امرتسر کے معروف پیرچے الفقیہ نے ۱۹۴۱ء کے بعد اپنے سرورق پرفقیہ امرتسر (پاکستان) لکھنا شروع کر دیا تھا، اس پرچے کے سرورق پر یہ عبارت لکھی ہوتی تھی ہندوستان میں ”اہل السنۃ والجماعۃ کا واحد آرگن“ آل انڈیا سنی کانفرنس

مراد آباد منقہ ۱۶-۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء میں صدر مجلس استقبالیہ کی حیثیت سے فاضل بریلوی کے صاحبزادے مولانا حامد رضا خاں نے جو خطبہ دیا، اس کے اہم عنوانات یہ ہیں :

- ۱- تنگ دل ہندوؤں کے مظالم، شدھی تحریک، سنگٹن، ذبیحہ گاؤں پر لگے قتل عام، ہندوؤں کا مزاج جانوروں سے محبت اور انسانوں پر ظلم، سوراج کے بہروپ میں مسلمانوں کو دائمی غلامی کے جال میں پھنسانا۔
- ۲- بعض مدعیان اسلام کی غیر اسلامی حرکات، ہندو مسلم اتحاد کی دعوت کے مضارشات، تحریک خلافت، عدم تعاون، ہجرت میں مسلمانوں کے بے پناہ نقصانات۔
- ۳- تعلیم، تبلیغ، تعلیم بالغاں، قدیم اور جدید علوم کی ضرورت۔
- ۴- اتحاد بین المسلمین، تنظیم مساجد۔
- ۵- معاشرتی زندگی کے رہنما اصول، امن پسندی، تحمل، رسومات بدعتیہ سے اجتناب۔
- ۶- مسلمانوں کی اقتصادی ترقی کا انحصار، تجارت، مسلمانوں سے خرید و فروخت، مقدمہ بازی کی لعنت سے بچاؤ کی تدابیر وغیرہ۔
- ۷- مسلمانوں کا تمدن، تہذیب روایات مذہب وغیرہ دوسرے مذاہب خصوصاً ہندوؤں سے بالکل الگ ہیں۔ دو قومی نظریہ کی تشریح، ”اے قیام پاکستان سے چند ماہ قبل علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری نے ”دبدبہ کندی

۱۔ خطبہ ۱۹۲۵ء مطبع اہل سنت بریلی سے طبع ہو کر شائع ہوا، ملاحظہ ہو خطبات آل انڈیا، سنی کانفرنس : ۱۳۸ تا ۱۹۱

رامپور" میں علمائے اہلسنت اور سیاست ہند کے تین دور کے عنوان سے ایک
مضمون لکھا اس کا یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیے ،

آپ نے اپنے مضمون کو مندرجہ ذیل تین ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا ہے ،
(۱) ۱۸۵۷ء ، (ب) تحریک خلافت ، (ج) مطالبہ پاکستان
” تحریک خلافت کے بعد جب مسلمان نہ صرف منتشر و غیر منظم
تھے بلکہ انتہائی غفلت و جمود کا عفریت ان پر مسلط ہو چکا تھا ،
ادھر ملک کے سیاسی حالات میں تیزی کے ساتھ انقلاب آ رہا
تھا ، بین الاقوامی آدینش و تجارتی مصالح کی بناء پر ہندو مہاجنوں
اور انگریز ساہوکاروں میں حکومت کا سودا ہو رہا تھا شدید خطرہ
پیدا ہو گیا تھا کہ مسلمان اس بڑے کوچک کی بساط سیاست پر کہیں
ہمیشہ کے لیے مات نہ کھا جائے جس پر ہزار سال تک نہایت
جہاد و جلال اور عدل و انصاف کے ساتھ اس نے حکمرانی کی ہے۔ ہند
کانگریس اسلام کی بیخ کنی اور مسلمانوں کی حق تلفی کے درپے تھی اور
اپنی اکثریت و دولت کے بل پر اسلامی تہذیب بلکہ مسلمانوں کے ملی
وجود کو یکسر نیست و نابود کر دینے کا تہیہ کر چکی تھی ۔ ادھر علمائے
دیوبند ، جمعیت علماء ہند دہلی ، برلا و ڈالمیا کی تجویروں کا شکار
بن چکی تھی اور اپنی دیبہ کاریوں کی بدولت عین میدان جنگ میں
مسلم افواج کے اندر انتشار و رخنہ اندازی کرنے میں پانچویں کالم
کا کام کر رہی تھی ۔ بچاری مسلم لیگ علماء اہلسنت کے محبوب

نصب المعین پاکستان کو لے کر بے یار و مددگار تھی۔ مسلمان راہِ حق کی تلاش میں حیران و سرگردان تھے اُسے صحیح راہ عمل نہیں ملتی تھی وہ ہر سراب کو چشمہ آبِ حیاواں اور ہر چمکدار کو گوہر تاباں سمجھ کر لپکتا تھا مگر ہر قدم پر مایوسی اُسے اپنا مخوس چہرہ دکھاتی تھی۔ قریب تھا کہ جہدِ لبِ بقا کے علی میدان میں فوج کے قدم اکھڑ جاتے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کمرِ ہمت ٹوٹ جاتی کہ نصرتِ الہی نے فوجِ مسلم کی دستگیری کی اور عین وقت پر علماءِ اہلسنت جمہوریتِ اسلامیہ نے پاکستان کا مطالبہ فرما کر مسلمانانِ ہند کی ایسی صحیح و بر محل رہنمائی فرمائی کہ سیاسیاتِ ہند کا نقشہ بدل گیا اور ہندو کانگریس کی بے پناہ زرباشیوں اور غدارانِ ملک و ملت کی انتہائی غداریوں کے علی الرغم پاکستان کے مطالبہ کو عالمِ سیاست کے میدان میں ایسی شاندار کامیابی نصیب ہوئی جو تاریخِ سیاست میں بے مثال ہے۔ یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ نہ صرف دُنیاۓ ہندو بلکہ بیرون ملک بھی جو زبردست اثر و رسوخ اسلامی سیاست و مطالبہ پاکستان کو حاصل ہے انہیں علماء و مشائخِ اہلسنت کی مساعی جمیلہ کا مرہونِ منت ہے جن کا دوسرا نام ”جمہوریتِ اسلامیہ“ سنی کا فرانس ہے“ لے

انڈین نیشنل کانگریس کن مقاصد کی بناء پر وجود میں آئی اس بحث میں
پرٹے بغیر آج کسی باخبر آدمی کے لیے یہ جاننا کوئی مشکل کام نہیں کہ اس نے
چند ہی سالوں میں اپنا مقصد وحید ہندوستان کی ساری آبادی کو سیاسی مذہبی
اور سماجی طور پر ایک قوم بنانا قرار دے لیا تھا، ۱۹۲۶ء میں پنڈت جواہر
لال نے اس خواہش کا اعادہ کرتے ہوئے کہا ”ہندوستان ایک متحدہ
قومیت ہو“ اے

اسی متحدہ قومیت کے بارے میں مسٹر گاندھی نے کہا تھا کہ ہندو مسلم تہذیبوں
کے امتزاج سے متحدہ قومیت کی تہذیب مرتب ہوگی“ اے

پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب رقمطراز ہیں:
”حقیقت میں یہ متحدہ قومیت، ہندو قومیت کی ایک دلربا
شکل تھی جس کی بنیاد ان چھ ستونوں پر رکھی گئی :-

- (۱) ایک ملک (یعنی بھارت درش)
- (۲) ایک قوم (یعنی ہندوستانی یا ہندو)
- (۳) ایک زبان (یعنی ہندی بخط ناگری)
- (۴) ایک تہذیب (یعنی ہندو تہذیب)
- (۵) ایک مذہب (یعنی ہندو مذہب یا دین الہی جیسا کوئی
نیا مذہب)
- (۶) ایک آئین (یعنی فلسفہ گاندھی)

ان ارکان سے کہ سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ متحدہ قومیت کا اصل مقصد اسلامی آثار اور نشانیوں کو مٹانا، اسلامی تہذیب و تمدن، اسلامی دستور و شریعت اور اسلامی اخوت و محبت کے جذبے کو کمزور کرنا تھا۔“

مسلم قومیت کے بارے میں پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا :
 ”مسلم قوم کا تخیل تو صرف چند لوگوں کی من گھڑت اور محض پرداز خیال ہے۔ اگر اخبارات اس کی اس قدر اشاعت نہ کرتے تو بہت تھوڑے لوگ اس سے واقف ہوتے۔۔۔۔۔ ایسے لوگ ابھی زندہ ہیں جو ہندو مسلمانوں کا ذکر اس طور پر کرتے ہیں گویا دو ملتوں اور قوموں کے بارے میں گفتگو ہے جدید دنیا میں اس دقیقانوسی خیال کی گنجائش نہیں“

ایک طرف ہندو لیڈروں کے عزائم یہ تھے دوسری طرف علماء کا ایک گروہ کیا کارنامے انجام دے رہا تھا اس کی ایک جھلک آپ بھی ملاحظہ فرما لیجئے۔
 ”گروہ علماء نے مسٹر گاندھی کو جامع مسجد شیخ خیر الدین امرتسر میں لاکر منبر رسول پر بٹھایا اور خود اس کے قدموں میں بیٹھے اور یہ دعا کی گئی کہ اے اللہ تو گاندھی کے ذریعے اسلام کی مدد فرما“

مولانا ابوالکلام آزاد کی کوششوں سے مدرسہ اسلامیہ کلکتہ دسمبر ۱۹۲۰ء میں قائم ہوا جس کے صدر مدرس مولوی حسین احمد مدنی مقرر ہوئے۔ عارضی طور پر جامع مسجد ناخدا کی بالائی منزل کے کمرے اور بڑے ہال میں اس کا آغاز کیا گیا، رسم افتتاح مسٹر گاندھی نے ادا کی۔ اس موقع پر مسلمانوں کے علاوہ ہندو بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ مسٹر گاندھی نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

”اس وقت اسلام خطرے میں ہے“

مسٹر گاندھی نے مزید کہا :

”میں اساتذہ سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اپنے شاگردوں کو ایسی تعلیم دیں جو انہیں سچا مسلمان اور سچا ہندوستانی بنادے اس مدرسہ کے اساتذہ، طلبہ میں ہندو مسلم اتحاد کا جذبہ پیدا کریں“

جناب سید نور محمد آہلی لکھتے ہیں :-

”رسالہ الناظر کے ایڈیٹر مولانا ظفر الملک نے کہا اگر نبوت ختم نہ ہو گئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نہی ہوتے، مولانا شوکت علی نے فرمایا زبانی جے پکارنے سے کچھ نہیں ہوتا تم ہندو بھائیوں کو راضی کر دو گے تو خدا راضی ہوگا۔ ان لیڈروں نے اس پر بس نہ کی بلکہ بقول سابق مرکزی زیر خان عبدالوحید خان جامع مسجد دہلی کے منبر پر مردھانند سے تقریریں

کرائی گئیں، ایک ڈولی میں قرآن کریم اور گیتا کو رکھ کر جلوس نکالے گئے
مسلمانوں نے قشقتے لگائے، گاندھی جی کی تصویروں اور بتوں کو گھر
میں آویزاں کیا گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کرشن کا خطاب دیا گیا،
وید کو الہامی کتاب تسلیم کیا گیا، گائے کی قربانی کی مانعت کے فتوے
اونٹوں کی پشت پر سے تقسیم کئے گئے۔“

علماء کے اس طبقے کی کیفیت دیکھئے کہ کانگریس سے الگ — احرار کے
کے نام سے تنظیم بنائی مگر اس کے پلیٹ فارم پر کام دھبی ہونے لگا جو کانگریس کو
رہی تھی بلکہ خود کانگریس سے بھی بڑھ کر کانگریس کے مفاد کے لیے ”احرار“ نے
کام شروع کر دیا۔ جناب سید عطاء اللہ شاہ بخاری صدر احرار کے بارے میں
”رئیس الاحرار“ میں ہے :

”پنڈت موتی لال نہرو سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی سحر بیانی کے عاشق
تھے انہیں کے پروگرام کے مطابق شاہ صاحب کام نہ کر رہے تھے۔
الہ آباد میں جب شاہ صاحب پنڈت موتی لال جی کے یہاں پہنچے تو
پنڈت موتی لال جی نے خود شاہ صاحب کے کھانے کا بندوبست
کیا اور اپنے ہاتھ سے دونوں وقت چلئے بنا کر پلائی۔ پنڈت جی
بار بار شاہ صاحب سے کہتے شاہ صاحب ! کانگریس ستیہ گرہ کی
کامیابی صرف آپ ہی سے وابستہ ہے۔ کانگریس تحریک میں پنجاب

کے احرار رہنماؤں کی شرکت اور شاہ صاحب کے دورہ کا یہ اثر
ہوا کہ گاندھی اردن پکیٹ کے بعد جب بھی احرار رہنما گاندھی جی
سے ملنے گئے تو گاندھی جی اٹھ کر دروازے تک خود احرار رہنماؤں
کو لینے آئے۔ یہ امتیازی بات تھی جو زندگی میں گاندھی جی نے صرف
احرار رہنماؤں کی عزت و تکریم کی ہے

جناب مولانا حسین احمد مدنی نے فرمایا :

” ایسی جمہوری حکومت جس میں ہندو مسلمان، سکھ عیسائی، پارسی
سب شامل ہوں حاصل کرنے کے لیے سب کو متفقہ کوشش کرنی چاہیے
اور ایسے مشترکہ آزادی اسلام کے اصول کے عین مطابق ہے اور اسلام
اس آزادی کی اجازت دیتا ہے “

مولانا ابوالکلام آزاد نے لاہور میں فرمایا کہ

” مسٹر جناح کا یہ نظریہ کہ ہندوستان میں ہندو اور مسلمان
دو جدا گانہ قومیں ہیں، غلط فہمی پر مبنی ہے، میں اس باب میں
ان سے متفق نہیں “

جہاں تک ہم نے ساری صورت کا مطالعہ کیا ہے، اس سے واضح ہوتا
ہے کہ علماء کا یہ گروہ اسلامی سیاست کے بارے میں انتہائی ثرولیدہ فکری

اور کچھ فہمی کا شکار تھا، اس کا ذہن اس بارے میں قطعاً واضح اور صاف نہیں تھا۔ اس کے برعکس خانقاہ نشین فقراء سواد اعظم کے علماء اور بظاہر انگریزی وضع رکھنے والے عظیم دردمند مسلمان لیڈر (علامہ اقبال اور قائد اعظم) اپنے اپنے مقام پر مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کر رہے تھے۔ یہ درست ہے کہ ہندوستانی سیاست پر چھائی ہوئی جماعت کانگریس کے معقوب ہونے کی وجہ سے وقتی طور پر یہ لوگ اتنا زیادہ نہ ابھر سکے، لیکن بالآخر تاریخ نے ان ہی کے حق میں فیصلہ دیا اور یہ کوئی نئی بات نہیں، حق و باطل کی کش مکش میں تاریخ اپنا فیصلہ دینے کے لیے دنیاوی جاہ و جلال کی نہیں، حق و صداقت کی منتظر رہتی ہے۔

قائد اعظم محمد علی جناح نے فرمایا :

”پاکستان اُس دن وجود میں آگیا تھا جب ہندوستان میں پہلا غیر مسلم مسلمان ہوا تھا۔ یہ اُس زمانے کی بات ہے جب یہاں مسلمانوں کی حکومت بھی قائم نہیں ہوئی تھی“ لے

علامہ اقبال نے ۱۹۳۰ء میں اپنے خطبہ الہ آباد میں ارشاد فرمایا :

”یہ مطالبہ مسلمانوں کی اس دلی خواہش پر مبنی ہے کہ انہیں بھی کہیں اپنی نشو و ارتقاء کا موقع ملے۔ اس لیے کہ اس قسم کے مواقع کا حاصل ہونا اس وحدت قوی کے نظام حکومت میں قریب قریب ناممکن ہے جس کا نقشہ ہندو ارباب ستیا اپنے ذہن میں لیے بیٹھے ہیں اور

جس سے مقصد وحید یہ ہے کہ تمام ملک میں مستقل طور پر انہیں کا
غلبہ اور تسلط ہو، ۱

دوسری طرف علمائے اہلسنت دو قومی نظریہ کے فروغ، مطالبہ پاکستان
اور تحریک پاکستان کے سلسلے میں انیسویں صدی عیسوی کے اواخر سے جو کوششیں کر رہے
تھے ان کی ایک مستقل تاریخ ہے۔ مولانا عبدالحامد بدایونی پہلی مرتبہ ۱۹۱۸ء میں
آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد ۱۹۳۷ء میں
لکھنؤ کے سیشن میں مولانا نے باقاعدہ عملی طور پر حصہ لیا۔ ۱۹۴۰ء کی قرارداد
پاکستان کی حمایت میں تاریخی اجتماع سے آپ کا خطاب ہمیشہ یاد رہے گا۔
مجاہد ملت، مولانا عبدالستار خان نیازی نے ۱۹۳۹ء میں قائد اعظم کو خلافت اکیم
پیش کی جس کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔ ۲

الغرض ۱۹۲۵ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک برصغیر کے طول و عرض میں علماء و
مشائخ اہلسنت نے تحریک پاکستان کا یہ سفر جس طرح طے کیا، وہ ان کے مجاہدانہ
عمل اور اپنے مقصد سے سچی لگن کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مراد آباد، بنارس،
پنچونڈ ضلع، اٹاوا، بدایوں اور کراچی کی سنی کانفرنسیں، اور ان میں منظور شدہ
قراردادیں اور عملی جدوجہد تاریخ پاکستان کا وہ زریں باب ہے جس سے کسی
صورت صرف نظر نہیں کی جاسکتی۔

۱۔ تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء : ۱۷

۲۔ خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس : ۳۰، ۴۶

زیر نظر سالہ اس دور میں اہلسنت و جماعت کی دینی و سیاسی سرگرمیوں کو سمجھنے کے لیے خاصا مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ درہل دو سوالات کے جواب ہیں جو ۱۹۴۰ء کے قریب قریب حضرت مولانا مفتی سید شاہ مصباح الحسن صاحب سے پوچھے گئے۔ آپ نے خالص شرعی انداز میں قرآن مجید کی روشنی میں ان کے جوابات دیئے، یہ فتوے جواز و عدم جواز موالاة کفار اور موالاة کانگریس کے بارے میں ہیں، اس پمفلٹ کا تعارف یوں کرایا گیا ہے :

”کانگریس کی زبان اور کانگریسیوں کی مسلمہ شہادت سے ثابت ہو گیا ہے کہ موجودہ کانگریس مسلمانوں کو ہندوؤں میں مدغم کرنا چاہتی ہے اور بایں طور اسلام کا استیصال مد نظر ہے اس فتویٰ میں آیات حکمت سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کانگریس میں شرکت بلا شرط تو درکنار بشرط بھی ممنوع و حرام ہے ... اس میں صرف آیات صریحہ سے استناد کیا گیا ہے احادیث بھی نقل نہیں کی گئیں“

اس کے بعد رقمطراز ہیں۔

”اگست ۱۹۳۹ء میں اچاریہ کرپانی کا بیان اور اخبار مدینہ کا تبصرہ دیکھنے کے بعد ستمبر ۱۹۳۹ء کا یہ اعلان بھی ملاحظہ ہو جو آل انڈیا کانگریس کے اجلاس میں میاں افتخار الدین صدر کانگریس صوبہ پنجاب کے جواب میں سر دار دلجہ جھائی پٹیل نے کیا کہ ”مسلمان

کانگریس میں شریک ہیں وہ مسلمان ہیں کب میاں صاحب اگر اپنے ایمان کی خیر منانا چاہتے ہیں تو مسلمانوں کی کانگریس مسلم لیگ میں جائیں ” لے

ان دونوں سوالات میں شاہ مصباح الحسن صاحب سے قرآن مجید کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا گیا ہے، جو یہ ہے لا ینھکما اللہ عن الذین لہم یتا تلوکم فی الدین ولہم یدخر جو کہ من دیا رکھ ان تابت وھد و تقسطوا الیھم....

اللہ تمہیں ان کافروں سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو، (المحتمنہ) بالکل یہی سوال فاضل بریلوی سے بھی کیا گیا، آپ نے اس کے جواب میں ”المحتمنہ المومنین“ نامی نہایت تحقیقی کتاب سپرد قلم کی جس نے بعد میں ہر مشکل میں مسلمانان ہند کی رہنمائی کی۔ ہندوؤں کے ساتھ موالاة قائم کرنے بلکہ ان کے ساتھ بھجان ہو جانے والے لیڈروں کو اس آیت کے سمجھنے میں جوڑ دیا۔ لگی اس کا رد کرتے ہوئے فاضل بریلوی فرماتے ہیں :-

”ان صاحبوں سے یہ بھی پوچھ دیجھیے کہ سب جانے دو آیہ کریمہ لا ینھکم ہر مشرک غیر محارب کو عام ہو کر حکم ہی سہی اور مشرکین ہند میں کوئی بھی محارب بالفعل نہ سہی، آیہ کریمہ نے کچھ نیک برتاؤ مالی مواساة ہی کی تو رخصت دی یا یہ فرمایا کہ ان کی جے پکارو، ان کی حمد کے نعرے مارو، انہیں مساجد مسلمین میں بادب و تعظیم پہنچا

کہ مسند مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ وسلم پر لے جا کر مسلمانوں سے اونچا
 بٹھا کر واعظ و ہادی مسلمان بناؤ، اُن کے لیے دعائے مغفرت و
 نماز جنازہ کے اعلان کراؤ، گائے کا گوشت کھانا گناہ ٹھہراؤ،
 قرآن مجید کو رامائن کے ساتھ ایک ڈولے میں رکھ کر مندر میں لے
 جاؤ، اُن کے سر غنہ کو کہو خدا نے ان کو تمہارے پاس مذکور بنا
 کر بھیجا ہے، یوں معنی نبوت جماؤ اور صاف کہہ دیا کہ — ہم
 ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہیں جو ہندو مسلم کا امتیاز اٹھا دے
 گا — کیا آیہ کریمہ لایٰ نھکم میں ان ملعونات و کفریات کی اجازت
 دی تھی۔

جناب شاہ مصباح الحسن نے قرآن مجید کی آیات سے ہندوؤں کے
 اور کانگریس کے ساتھ موالاة کو ناجائز اور حرام ثابت کیا ہے، آپ کا انداز
 بیان سادہ اور دلنشین ہے مگر قابل توجہ بات یہ ہے کہ قیام پاکستان سے
 بہت پہلے پرانی وضع کے ایک بزرگ کی فکر اور دینی سوچ نام نہاد علماء اور شیوخ
 کے مقابلے میں کس قدر صحیح اور بر عمل تھی، یہ راست فکری صرف ایک انفرادی
 شخصیت کی نہیں بلکہ اس بیڑے اور گرد و پ کے تمام علماء و مشائخ اور
 سیاسی مفکرین ہمیں اسی راہ کے راہی نظر آتے ہیں۔

عز خدا رحمت گسترد این عاشقانِ پاک طینت را

قیام پاکستان تاریخ کا کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے، اور نہ وہ ہی لوگ
 کچھ کم اہمیت کے حامل ہیں، جن کے مجاہدانہ کارناموں سے تحریک پاکستان کا
 فائدہ رواں دواں رہا۔ قیام پاکستان کے بعد بوجہ موسیٰ کی پگڑی عیسے کے
 سر باندھنے کی کوششیں شروع ہو گئی تھیں مگر بحمد اللہ پچھلے چار پانچ سال
 سے حالات نے کروٹ لی ہے، اور حقائق منظر عام پر آنا شروع ہو
 گئے ہیں۔ تحریک آزادی وطن بالخصوص تحریک پاکستان پر مطالعہ اور ریسرچ
 کرنے والے اصحاب کو چاہیے کہ وہ حسب ذیل تحقیقی کتب کو ضرور سامنے رکھیں۔

تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم از ڈاکٹر محمد مسعود احمد

فاضل بریلوی اور ترک موالات " " " "

خطبات آل انڈیائی کونفرنس " محمد حبیب الدین قادری

اکابر تحریک پاکستان " محمد صادق قصوری

اقبال کا آخری معرکہ " سید نور محمد قادری

اعلیٰ حضرت بریلوی کی سیاسی بصیرت " " " "

امتیاز حق " راجا غلام محمد

سات ستارے " حکیم محمد حسین بدر

آزادی کی ان کہی کہانی " گل محمد فیضی

دنیاۓ اسلام کے اسباب زوال " حسنین رضا خاں

باغی ہندوستان (طبع پاکستان) " عبدالشاہد خاں شروانی

فضل حق خیر آبادی اور سن ستاون " حکیم محمود احمد برکاتی

اسلام ان انڈیا پاک سب کانٹی نینٹ (انگریزی) اند میاں عبدالرشید
 اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں تحریک پاکستان کے حقیقی مقاصد سمجھنے
 اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے ، اور ان محنین ملت اسلامیہ
 و مجاہدین آزادی کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے انگریزی
 سامراج کے خلاف پیچھے آزمائی سے لے کر قیام پاکستان تک ملت اسلامیہ کی صحیح
 رہنمائی فرمائی۔

سید محمد فاروق قادری ایم اے

شاہ آباد شریف گڑھی اختیار خاں

۳۱ ستمبر ۱۹۷۹ء حال کاشانہ حماد، شیخ ہندی اسٹریٹ بازار داتا صاحب لاہور

هذا الكتاب لا يرب فيه
اس كتاب (قرآن شریف) میں کوئی شک نہیں
(ترجمہ)
الحمد للہ رسالہ مبارکہ مسمیٰ بنام تاریخی

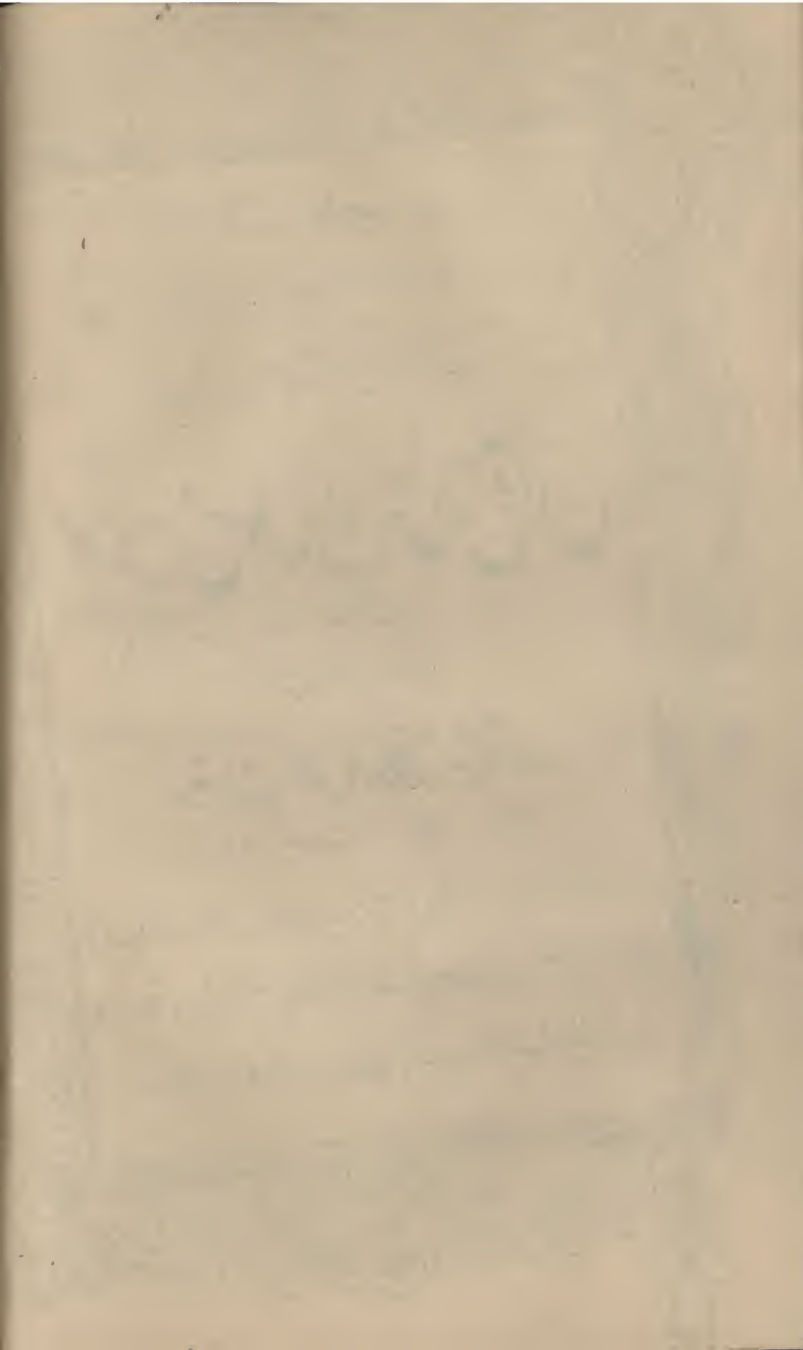
کانگریسی مسلمان خُتاتق قرآن

۵۹ سنہ ۴ تفتیف ۱۳
المقلب بہ لقب تاریخی

رہنمائی علماء کا کذب زور

۶۵ سنہ ۴ طبع ۱۳

از تازہ افادات حضور پر نور حضرت مولانا مفتی شبانہ مصباح الحسن ضاویہ
مازالت شمس فیوضاتہم سجادہ نشین آستانہ عالیہ صدیقیہ پھولپنڈ ضلع انارک یو۔ پی
حسب فرمایش مولوی سید عزیز حسین صاحب ہمشیرہ زادہ مصنف شائع کیا گیا



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اُحْمَدُ وَ نَصَلِّیْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

برادران دینی۔ السلام علیکم۔ موجودہ دور و زمانہ بلاشبہ مسلمانوں پر بے رحم ہے
ایک طرف تو کانگریس اپنی سیاسی چالوں سے مسلمانوں کو مغہور و مغلوب کرنا چاہتی ہے اور
دوسری طرف خود مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لئے اس نے مسلمانوں کے
دوست و دشمنوں کو ابھار دیا ہے ان کو ظاہری و معنوی ہر قسم کی بددیوباری ہے برائی
حشرات الارض کی طرح جہاں دیکھے دس پانچ اشتہار ہوا میں اڑتے ہوئے نظر آئیں گے کہیں تو
شرعی احکام نام نہاد مولویوں کی طرف سے پیش کئے جا رہے ہیں۔ کہیں ذات دیوباری کو
اچھالا جا رہا ہے بہر حال قسم قسم کے روپ بھرے جا رہے ہیں اور مسلمانوں کی صفیں درہم
برہم کرنے کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی جا رہی ہے مسلمانوں میں انتشار پھوٹ پیدا
کرنے کو فریب اور مکاریوں کا دروازہ کانگریس کے اشارہ پر دوست و دشمنوں نے
کھول دیا ہے شرعی نقطہ نظر سے صرف آیۃ لا یتھکم اللہ الخ سارے قرآن
شریف میں سے ان کو یاد رہ گئی ہے اور اسی کو ہر فرضی و واقعی کانگریسی مولوی کانگریس میں داخل
ہونے اور ہندوؤں کی ہمنوائی کا بہترین ثبوت سمجھ رہا ہے اب سے پانچ برس پہلے میرے
ایک کانگریسی دوست نے حضرت مولانا و مرشدنا سید شاہ مصباح الحسن صاحب و قبلہ
منع اللہ المسلمین بطول بقائہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ صمدیہ سے اسی آیۃ کے متعلق
استفتاء کیا تھا اور جواز عدم جواز مولات کفار دریافت کیا گیا تھا چنانچہ پہلا فتویٰ اس
آیت مبارکہ کی صحیح تفسیر ہے اور عدم جواز مولات کفار آیات قرآنی سے ثابت فرمایا
ہے دوسرا فتویٰ میرے ایک مسلم لیگی دوست کے استفتے کے جواب میں ہے انہوں نے
بھی اسی آیۃ مذکورہ کے متعلق استفتاء کیا تھا اور مولات کانگریس کا جواز عدم جواز دیا

کیا تھا دوسرے فتویٰ میں کانگریس کے صحیح خط و خال آپ کو نظر آجائیں گے اور
یہ اندازہ کر لیں گے کہ جو کام شہر دھاندلہ کر سکا اس خدمت کو سیاسی آرٹیں کانگریس
دے رہی ہے دلائل اس قدر روزنی ہیں جن کو کوئی کانگریسی بھی نہیں اٹھا سکتا کانگریس
زبان اور کانگریسیوں کی مسلمہ شہادت سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ کانگریس مسلمان
کو ہندوؤں میں مدغم کرنا چاہتی ہے اور بایں طور اسلام کا استعمال یہ نظر ہے اس فتویٰ
آیات محکمات سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کانگریس میں شرکت بلا شرط تو درکنار بشرط بھی
حرام ہے واقعہ یہ کہ اس موجودہ دور ابتلا کے لئے یہ فتاویٰ بہترین ذخیرہ آیات قرآنی
اور روایات محکمات غیر منوہ کے کسی متشابہ یا منسوخ و منقول آیت سے بھی
نہیں کیا گیا ہے اور نہ احادیث لکھ کر بحث ضعیف و قوی کا دروازہ کھولا گیا ہے بلکہ
صرف آیات صریحہ ذکر کی گئی ہیں۔

اگست ۱۹۰۳ء میں اجاریہ کرپلانی کا بیان اور اخبار مدینہ کا تبصرہ دیکھنے کے بعد
ستمبر ۱۹۰۳ء کا یہ اعلان بھی ملاحظہ ہو جو آل انڈیا کانگریس کے اجلاس میں مبارک
افتخار الدین صدر کانگریس صوبہ پنجاب کے جواب میں سردار دلہ بھائی پٹیل نے کیا
”جو مسلمان کانگریس میں شریک ہیں وہ مسلمان ہیں کب میاں صاحب اگر اپنے ایماں
کی خیر منانا چاہتے ہیں تو مسلمانوں کی کانگریس مسلم لیگ میں جائیں انقلاب ممبئی، ۲۴ ستمبر
غور فرمائیے کہ ۱۹۰۳ء میں کرپلانی جنرل سیکرٹری آل انڈیا کانگریس نے وہ اعلان کیا
اور ۱۹۰۳ء میں پٹیل نے یہ اعلان کیا۔ کیا کانگریس نے ان ہر دو کی کوئی تردید کی کہ یہ غلط
تعبیر تو اس کا ہے کہ پٹیل ایسیج پر یہ اعلان کرتے ہیں اور علماء جمعیت نہایت بشارت قلب
کے ساتھ سنتے ہیں اور ایک لفظ نہیں فرماتے یہ رضا بالکفر نہیں تو اور کیا ہے۔ کانگریس کا
ڈکٹیر تو یہ اعلان کرتا ہے کہ یہاں کوئی مسلمان نہیں جو بھی اپنے آپ کو مسلمان سمجھے
اور ایمان کی خیر چاہے وہ نکل جائے مگر انوس اور صدانوس کہ یہ حضرات اپنے

سکوت سے اس کی تائید کرتے ہیں کہ ۵

میرے اسلام کو اک قصہ ماضی سمجھو

اور اس طبع اپنی ہمرنگی و ہمنوائی کا اظہار کرتے ہیں لیکن جب مسلمانوں میں آتے ہیں تو قال اللہ قال رسول سے ان کو ورغلا نا شروع کرتے ہیں خدائے قدوس نے اپنی رحمت کاملہ سے مسلمانوں کو اب سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے آگاہ کر دیا تھا۔ واذا القوا الذين آمنوا قالوا آمنا واذا اخلوا الي مشيا طينهم قالوا انا معكم انما نحن مستهزون بہر حال اس دور پر آشوب میں جبکہ مسلمانوں کو دین حق اور صراطِ مستقیم سے ہٹانے اور ان کو گمراہ کر نیکی کوئی کوئی کوشش باقی نہیں چھوڑی جا رہی ہے۔ ضروری معلوم ہوا کہ واضح اور صاف احکام قرآنی سے آگاہ کر دیا جائے تاکہ ایمان اور خدا پرست مسلمان احکامِ خداوندی پر مطلع ہو کر فریب کاریوں کا شکار نہ بنیں واللہ یجھدی من یشاء الیٰ صراطِ مستقیم میں تمام مسلمانوں سے عموماً اور برادرانِ اہلسنت سے خصوصاً معروض کروں گا کہ وہ ان فتاویٰ مبارکہ کو بہت غور سے پڑھیں جسکی تصدیق ان کے اجلہ علماء کرام نے فرمائی ہے۔

میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے شعبہ اسلامیات کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ ایسی ہی صاف اور صریح آیتیں بلا کسی تاویل کے پیش کرے وادعوا لشہداء کم من دون اللہ ان کنتم صادقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار الٰتی وقودھا الناس والجارحار أعدت للكفرین۔

جو حضرات اس رسالہ مبارکہ کی اپنے یہاں مزید اشاعت کی ضرورت سمجھیں انھیں طبع کرانے کی اجازت ہے اور صرف ایک کارڈ سے مطلع کر دیں کہ کس تعداد میں طبع کرایا ہے۔ ہر صوبہ اگر چاہے تو اپنی زبان میں چھپوا سکتا ہے۔

سید اعجاز حسین پھیرند

ضلع آماوہ یو۔ پی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

- کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین حسب ذیل مسائل میں
- ۱۔ جو کفار نہ مسلمانوں سے لڑتے ہیں نہ ان سے برسرِ پریشانی رہتے ہیں نہ ان سے
مقاتلہ کرتے ہیں نہ ان کو گھروں سے نکالتے ہیں مسلمانوں کو ان کے ساتھ حسن سلوک
رکھنا ان سے لے بھی طرح پیش آنا اور دنیاوی امور میں ان سے رائے لینا اور ان کو
دینا جائز ہے یا نہیں۔
- ۲۔ لَا یُضِلُّکُمُ اللّٰهُ الخ کی آیت مبارکہ کیا اسی وقت کے لئے تھی اور اب وہ واجب ہے
یا نہیں۔

المستفتی

محمد مصطفیٰ خاں از پشیموند (الحق)

۱۵ صفر ۱۳۵۹ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

- الحج۱
- ۱۔ غیر مسلم کتابی ہو یا مشرک اگر چاروں صفتوں مذکورہ سے متصف ہے تو اس سے آسان
حسن سلوک کر سکتا ہے جتنا آئیہ مبارکہ متفسرہ نمبر ۲ میں اجازت دی گئی ہے اور وہ
دو باتیں ہیں ”بر“ اور ”قط“ ”بر“ کے معنی صراح و مختار الصحاح میں ضد عقوق لکھے ہیں جس کا

مہل فرمانبرداری والدین پہ اور داموس میں ملکہ اور خیر اور احسان کے معنی لکھے ہیں اور عمر و مایہ لفظ احسان کے
 معنی میں متعل ہے باعتبار شان نزول (میں) آئیہ مبارکہ میں لفظ ”بر، بہت با موقع ارشاد فرمایا
 گیا ہے واقعہ یہ ہے کہ حضرت اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ قہیلہ جو
 مشرکہ تھیں ”ابنی لڑکی سے ملنے مدینہ آئیں اور ان کے لئے کچھ تحائف بھی لائیں اسماء بنت
 صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی قوت دینی اور حبیبیت ایمانی کے جوش میں اپنی برسوں
 کی چھٹی ہوئی ماں کو بوجہ غیر مسلمہ ہونے کے نہ اپنے مکان میں داخل ہونے دیا نہ تحائف
 کے اور ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہلا بھیجا کہ تم سرکار رسالت سے ریا
 کر دو جس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین
 میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھر سے نہ نکالا کہ
 انکے ساتھ احسان کرو اور ان کے ساتھ انصاف کا
 بازو بکھولو تو بیشک انصاف والے اللہ کو چھو بہیں

لَا يَنْفَكُمُ اللَّهُ عَنْ الدِّينِ لَمْ يَقْلُوكُمْ
 فِي الدِّينِ وَلَمْ يَخْرُجْكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ اَنْ
 تَبْرَحَهُمْ وَتَقْسُطُوا إِلَيْهِمْ اِنَّ اللَّهَ
 يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ۔ سورہ ممتحنہ رکوع ۲

”وقط“ کے معنی عدل و انصاف کے ہیں چونکہ آیت مبارکہ کا سبب نزول ایک مومنہ لڑکی کی
 صلابت دینی اپنی مشرکہ ماں سے تھی بدینہ جو یہاں لفظ ”بر،“ فرمایا گیا ہے یعنی ماں باپ
 کی فرماں برداری اس حد تک جو عھدیاں دینی کا سبب نہ ہو ورنہ ارشاد خداوندی ہے
 وَاِنْ جَاهِدَاكَ عَلَىٰ اَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ

لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا۔ سورہ لقمان رکوع ۲
 مگر باوجود والدین کی اس کوشش کے بھی اولاد کو حکم ہی ہے۔
 وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا۔ سورہ لقمان ۱۱ دنیا میں ان کا اچھا ساتھ دو۔
 رکوع ۲

گزیر کرنے کی اجازت مسلمانوں کو کسی حالت میں نہیں۔

ولا تحي منكم شأن قوم ان صدوكم
عن المسجد الحرام ان تعذوا واد
تعاونوا على البر والتقوى ولا
تعاونوا على الاثم والمعصية وان
اتقوا الله ان الله شديد
العقاب سورة مائدہ رکوع (۱)

اور ارشاد ہے

جزاء سيئة سيئة بمثلها

یعنی بالمثل برائی کا بدلہ مل سکتے ہو زیادتی نہیں
کفار سے رائے لینے اور دینے کا حکم کہیں قرآن شریف میں نہیں فرمایا گیا بلکہ یہ کثرت
غیر مسلموں سے اقتباب ہی کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا بطانة
من دونكم لا يملكونكم خبالا وادوا ما غنمتم
قد بدت البغضاء من اخواهم وما
تحفى صدورهم البر قد بينا لكم
الايات ان كنتم تعقلون۔ سورة آل
عمران رکوع ۱۴

اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ
تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے ان کی آرزو
ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے تمہارے ان کی باتوں سے
جھلک اٹھاؤ اور وہ جو سینہ میں چھپائے ہیں
اور بڑے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر
سنادیں اگر تمہیں عقل ہو۔

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ
وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تمہیں
سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں
میں سے ہے۔ بے شک اللہ بے انصافوں کو
راہ نہیں دیتا۔

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا اليهود
والنصارى اولياء بعضهم اولياء
بعض ومن يتولىهم منكم فانه منهم
ان الله لا يهدي القوم الفاسقين۔
سورة مائدہ رکوع ۸

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا اباؤکم و
 اخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان
 ومن یتولهم منکم فاولئک هم الظالمون
 قل ان کان اباؤکم و ابناءکم و اخوانکم
 و ان و اجدکم و عشیرتکم و اموال ان اتزمتوا
 و تمارة تخشون کسادها و مساکن
 ترضونها احب الیکم من الله و رسولہ
 و جماعہ فی سبیلہ فقر لیسوا حتی یاتی الله
 بالامر و الله لا یهدی القوم الفاسقین
 سورہ توبہ رکوع ۳

اے ایمان والو اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست
 نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور تم میں سے
 جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہ ہی ظالموں
 میں سے ہے تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے
 بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں تمہارا
 کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے
 نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے گھر کے راضی
 ہوں ان سے یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور
 اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو ہر آستین
 دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں
 راہ نہیں دیتا۔

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی و
 عدوکم اولیاء تلقون الیہم بالموۃ و قد
 کفرا بما جاءکم من الحق یخرجون الرسول
 و ایاکما ان تو منوا بالالله ربکم ان کنتم خوفا
 جمعا دانی سبیلہ وابتغاء مرضاتی
 تفسدون الیہم بالموۃ وانا اعلم بما
 اخفیتم و ما علمتم و من یفعلہ منکم فقد
 ضل سوا السبیل ان یتفقو کہ کو ذوا
 لکم اعداء یلیسوا الیکم ایدیم و انتم
 بالسوء و دود و ان تکفرون سورہ ممتحنہ رکوع

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو
 دوست نہ بناؤ تم انھیں خبر میں پہنچاتے ہو دوستی
 ہے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے
 پاس آیا گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر
 کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری
 راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی
 نہ کرو تم انھیں خفیہ پیام محبت کا بھیجتے ہو میں خوب
 جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو تم ظاہر کرو اور تم میں سے
 جو ایسا کرے بیشک قید ہی راہ سے بہکا اگر تمہیں اللہ
 نے تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہارے طریق اپنے ہاتھ اور اپنی
 زبانیں برائی کیساتھ دراز کرے گے اور ان کی تمہارے کسی طرح سے نہ ہو سکے

ولم يتخذوا من دون الله ولا رسوله ولا المؤمنين وليجة والله خبير بما تعملون - سورہ توبہ رکوع ۲

اور اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز نہ بنائیں گے اور اللہ تمہارا کاموں سے خبردار ہے۔
بلکہ جو اس حکم صریح کو نہ مانے اس پر تہدید فرمائی گئی ہے۔
یا ایہا الذین آمنوا ان تطيعوا الذین کفروا یدرکم علی اعقابکم فتقلبوا خاصرین - سورہ آل عمران رکوع ۱۶

اے ایمان والو اگر تم کافروں کے کہنے پر چلے تو وہ تمہیں آٹے پاؤں ٹوٹا دیں گے پھر ٹوٹا کھا کر پلٹ جاؤ گے۔
بلکہ بظاہر جو مسلمان تھے لیکن کفار سے تعلقات راز و نیاز رکھتے تھے ان کے متعلق ارشاد ہے۔

بشر المنافقین بان لهم عذابا الیما الذین يتخذون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین یبتغون عندہم العزۃ فان العزۃ لله جمیعاً وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بها ویستہزأ بها فلا تقعدوا معهم حتی یخوضوا فی حدیث غیرکم اذا مثلهم ان اللہ جامع المنافقین والکفرین فی جہنم جمیعاً سورہ نساء رکوع ۲۰

خوشخبری دو منافقین کو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے اور بیشک اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کے آیتوں کو سُنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ اور نہ تم بھی انہیں جیسے ہو بیشک اللہ منافق اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا۔

ان سب کا حاصل یہ ہے کہ غیر مسلم پر اعتماد ان کی بتائی راہ چلنا ان سے خلا ملنا رکھنا کہ رائے دی جائے یا ان سے رائے لی جائے سب مسلمانوں کے لئے ممنوع و

ناجائز ہے کہ یہ سب اس حالت میں ہوگا جب ان پر اعتقاد کیا جائے اور صریح طور پر فرمایا گیا کہ کافر خواہ کتابی ہو یا مشرک تمہاری کسی بھلائی کو پسند نہیں کرتے۔

<p>ما یؤد الذین کفرو امن اهل الکتاب ولا المشرکین ان ینزل علیکم خیبر من ینکم واللہ یختص برحمته من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔</p>	<p>وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک وہ نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے</p>
--	---

سورہ بقرہ رکوع ۱۳

جواب سوال دوم

آیہ متفسر نہ وقت نزول واجب العمل تھی نہ اب واجب العمل ہے لایستعمل وجوب کے لئے نہیں آتا بلکہ محض اظہار جواز مقصود ہے جس کے کرنے نہ کرنے کا مخاطب مجاز ہے لہذا آیہ کریمہ کو واجب العمل کہنا قطعاً غلط ہے۔

واللہ اعلم بالصواب و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین۔

حررہ السید مصباح الحسن کان اللہ

۲۲ صفر المظفر ۱۳۵۹ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل صورت میں کہ زید کا دور حاضر کے کافروں کے متعلق یہ گمان ہے کہ وہ نمبر ۱۰ مسلمانوں سے رشتے ہیں نمبر ۲۰ ان سے برسرِ پراشت میں نمبر ۳۰ انہیں ان کے گھروں سے نکالتے ہیں۔ نمبر ۴۰ ان سے مقابلہ کرتے ہیں لہذا آیہ کریمہ لاینبھکم اللہ انھ کے مطابق ان کی انجمن "کانگریس" میں بلا شرط شریک ہو کر ان سے رائے لینا انھیں رائے دینا ان سے حسن سلوک کرنا ان سے اچھی طرح لٹنا ان کے قائد پر اعتماد رکھنا جائز ہے۔

عمر دکتا ہے کہ آیہ مبارکہ سے امور بالا کا جواز ثابت نہیں ہوتا اور بلا شرط کانگریس میں شریک نا جائز ہی رہتی ہے پس شریعت مطہرہ کی رو سے زید کا قول حق پر ہے یا غلط۔ بینوا تو جبر

المستفتی

احقر العباد حکیم محمد بدیع العباد

۲۱ منظر المظفر ۱۳۵۹ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب دہو بیہم بالحق والصدق والصواب۔

اللہ امرنا بالحق حقاً وارضنا بقاءہ وارضنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ ساریما
انتم بینا و بین قومنا بالحق وانتم خیل لفا تحین۔

زید کا دور حاضر کے کافروں کو ان چاروں صفات مذکورہ بالا سے متصف جاننا بالکل ایسا
ہی ہے جیسے کہ سادوں بجادوں کی اندھیری رات کو دن دیکھنا سطحی نظر والا مسلمان
بھی بشرطیکہ انصاف و ایمان رکھتا ہو غیر مسلم کے کسی ایک فرد کو بھی ان چاروں باتوں کا
مجموعہ نہ پائے گا اس وقت ہندوستان میں قابل ذکر غیر مسلم ہندو قوم ہے جو دو حصوں میں
ٹی ہوئی ہے۔

نمبر ۱ بڑا گردہ ہاں بھائی فرقہ ہے جس کے پیش رو سادکر اور مونجے جیسے اسلام دشمن ہیں
یہ گردہ خود فخریہ اسلام اور مسلمانوں سے برسرِ پیکار ہے۔ اور نہ صرف ہندوستان کو بلا
شرکت غیرے اپنا ملک بنانا اس پر اوم کا جھنڈا نصب کرنا مسلمانوں کو ہندو بنانا
ورنہ انھیں ملک سے نکال دینا اپنا مقصد زندگی بتاتا ہے بلکہ خاک بدین گستاخ
حجاز میں بھی اوم کا جھنڈا گاڑنے کا مدعی ہے۔

نمبر ۲۔ پہلے سے لکھنؤ میں کم مگر اسلام اور مسلمانوں کو زیادہ مضر اور زیادہ خطرناک
ہے اس کا نام انڈین نیشنل کانگریس ہے اسکی ایک مشترکہ ورکنگ کمیٹی یعنی مجلس
عاملہ ہے مگر اس کے کرتا دھرتا مسٹر گاندھی اور صرف گاندھی ہیں جسے عموماً ہندو
اوتار معاذ اللہ پیغمبر مانتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ شہ ۳۳ء کے انتخاب صدارت میں

باوجودیکہ مسٹر بوس کامیاب ہو گئے مگر چونکہ گاندھی کی مخالفت میں کامیاب ہوئے
 جو بظاہر ہر کام کا ممبر بھی نہیں ہے مگر گاندھی اثرات سے درکنگ کمیٹی نہ بنا سکے اور مستعفی
 ہونا پڑا اب سلسلہ میں مسلمانوں کو پھسلانے کیلئے ابوالکلام آزاد صدر منتخب کئے گئے
 ہیں جو اپنے حریت و اسلام نوازی کے ڈھول تو ہمیشہ سے بٹتے رہے ہیں مگر
 کانگریس کی صدارت آزاد کی غلامی کا مترادف ہو گئی اور اپنے خطبہ صدارت کے
 اخیر جملوں میں کہہ دیا "کہ آج ہماری ساری کامیابیوں کا دار و مدار تین چیزوں پر ہے
 اتحاد۔ ڈپلن اور ہاتھ گاندھی کی رہنمائی پر اعتماد۔ بھی ایک تنہا رہنمائی ہے جس نے
 ہماری تحریک کا شاندار ماضی تعمیر کیا اور صرف اسی سے ہم ایک فتح مند مستقبل کی
 توقع کر سکتے ہیں" اخبار انصاری کانگریسی ۱۹ مارچ سلسلہ "یہاں میرے خیال میں اجارہ
 کرپانی کے مشہور بیان کا اخیر حصہ مع تبصرہ اخبار مدینہ مورخہ ۷ اگست ۱۹۳۹ء
 جو کہ کانگریسی اخبار ہے لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں اس بیان و تبصرہ کے ساتھ آزاد
 صاحب کے مذکورہ بالا خطبہ صدارت کے الفاظ ملا لینے کے بعد ظاہر ہو جاتا ہے کہ
 کانگریس کس جماعت کا نام ہے اور وہ کیا چاہتی ہے اس کے بعد شرعی نقطہ نظر واضح
 کر دیا جائیگا۔

اجارہ کرپانی کے بیان کا اخیر حصہ

یہاں یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ کانگریس کی ہر اسکیم گاندھی جی کے فلسفہ کے
 ماتحت چلائی جائیگی یہ ہرگز ممکن نہیں ہے کہ آپ کسی اسکیم کو کسی اور فلسفہ زندگی
 کے اصول پر چلا سکیں کانگریس اسکیموں کا قلم کسی اور فلسفہ پر نہیں لگایا جاسکتا
 یہ فلسفہ زندگی دنیا کے کسی اور فلسفہ زندگی کے ماتحت نہیں بنایا جاسکتا
 علیٰ ہذا القیاس سوشلسٹوں کو بھی یہ سمجھ لینا چاہیے کہ سوشلزم اور گاندھی ازم

بالکل جدا جدا چیزیں ہیں جنہیں کوئی مطابقت پیدا نہیں کی جاسکتی بہر حال گاندھی جی کا فلسفہ زندگی ایک ایسا مکمل فلسفہ ہے جس سے اجتماعاً قوم بھی صحیح رہ سہی حاصل کر سکتی ہے اور فرداً فرداً اشخاص بھی اس سے سیدھا راستہ پاسکتے ہیں اصول اور پروگرام دونوں ایک ہی ہیں اس لئے آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم کانگریس کے فلاں پروگرام کو تو مانتے ہیں لیکن اس کے فلاں اصول کو نہیں مانتے کیونکہ گاندھی جی کے اصول و پروگرام میں ذی روح جسم کے مختلف اعضا کا ساتعلق ہے یہ دونوں ایک ہی چیزیں ہیں اور دونوں ملکر قوم کے ایک خاص نوع کی زندگی کا مطالبہ کرتے ہیں اسی مطالبہ کی روشنی میں تعلیم کا نیا نظام ترتیب دیا گیا ہے۔ چرخہ۔ کھادی۔ دیہات سدھار۔ اچھوت ادھار ہندو مسلم اتحاد وغیرہ وغیرہ سب ایک ہی اصول کے ماتحت ہیں اور جب تک اس اصول کو نہ سمجھا جائے ان چیزوں کی اصلیت نیز ان سب کے باہمی ربط کو سمجھنا مشکل ہے اس ایک ہی اصول کے پیش نظر گاندھی جی نے تعلیم کی ایک نئی اسکیم تیار کی ہے اس تعلیم کے ذریعہ بچوں کو گاندھی جی کی نئی سوسائٹی میں اپنی جگہ پیدا کرنے کے لئے ترتیب کیا جائیگا اس سوسائٹی کی ضروریات کے مطابق بچوں کی ذہنیت کو ڈھالا جائے گا۔ بناو بریں تعلیم کی اسکیم کو گاندھی جی کے سیاسی و معاشرتی پروگرام کا سنگ بنیاد سمجھنا چاہیئے۔

تبصرہ اخبار مدینہ، ۱۴ اگست ۱۹۳۹ء مقالہ افتتاحیہ

اچار یہ کر پلانی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جو معنون شائع کیا جا رہا ہے وہ کانگریس کے تقریباً ۵۹ فیصدی ممبروں کی نقطہ نظر کی صحیح ترجمانی کرتا ہے اس معنون میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔
۱۔ آج سے پہلے کانگریس صرف ایک سیاسی جماعت سمجھی جاتی مگر جب

گاندھی جی کا اثر اسپر غالب ہوا ہے یہ صرف سیاسی جماعت نہیں رہی بلکہ اس کا دائرہ عمل اخلاق - معاشرت اور روحانیت سب پر عادی ہو گیا ہے اب کانگریس گاندھی جی کی رہنمائی میں ہماری زندگی کے ہر شعبہ میں ایک انقلاب بپا کر دینا چاہتی ہے۔۔

۲۔ یہ انقلاب ہماری زندگی کو بالکل اسی طرح بدل دے گا جس طرح فرانس اور روس کے انقلاب نے وہاں کی ہر چیز کی قدر و قیمت اور ہر رسم و رواج کی نوعیت و حقیقت کو یکسر متغیر کر کے رکھ دیا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کانگریس اس انقلاب کو تشدد سے نہیں عدم تشدد سے لانا چاہتی ہے۔

۳۔ گاندھی جی ایک نئی زندگی اور ایک نئی سوسائٹی سے روشناس کرانا چاہتے ہیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مختلف مواقع کے باوجود انہوں نے کانگریس کو منتخب کیا ہے۔

۴۔ اس انقلاب کا عملی نمونہ وہ ہی ہے جو ہمیں گاندھی جی کی زندگی میں نظر آتا ہے۔

۵۔ کانگریس کے ہر بشر کے لئے ضروری ہے کہ وہ گاندھی جی کے فلسفہ زندگی کو دنیا کے تمام دوسرے فلسفائے زندگی سے بہتر سمجھے اور کانگریس کے پروگرام کو گاندھی جی کے فلسفہ کی روشنی میں دیکھے جو شخص ایسا نہیں کر سکتا وہ کانگریس کا ممبر نہیں بن سکتا۔

۶۔ گاندھی جی کے فلسفہ زندگی اور ان کے عملی پروگرام میں ایک ذی روح جسم کے مختلف اعضا کا تعلق ہے اس لئے یہ ناممکن ہے کہ آپ صرف پروگرام کو مانیں اور اصول کو نہ مانیں یا ان میں سے کسی ایک جزو کو مانیں اور دوسرے کو نہ مانیں یہ الفاظ دیگر جو شخص گاندھی جی کے فلسفہ زندگی

کو نہیں مانتا یعنی سیاست و معاشرت اور اخلاق و روحانیت وغیرہ کے متعلق ان کا جو نقطہ نگاہ ہے اسکی نظری یا عملی کسی شکل کو بھی کلاماً یا جزواً صحیح تسلیم نہیں کرنا وہ سچا کانگریسی نہیں بن سکتا۔

۷۔ علی ہذا القیاس وہ لوگ بھی سچے کانگریسی نہیں ہیں جو صرف سیاسی آزادی کے مقصد میں کانگریس سے متحد ہیں لیکن تمدنی معاشرتی اخلاقی اور روحانی نظریوں میں گاندھی جی سے اختلاف رکھتے ہیں۔

۸۔ ہم نہیں چاہتے کہ جب تک مسلمان ان باتوں کو نہ مانیں کانگریس میں داخل ہوں اس لئے کہ اب تک تو وہ کانگریس کے باہر ہمارے لئے مصیبت بنے ہوئے ہیں۔ لیکن اگر اپنے موجودہ عقائد ہی کے ساتھ وہ کانگریس میں داخل ہو گئے تو پھر کانگریس کے اندر ہمارے لئے اس سے کہیں زیادہ مصیبت بن جائیں گے۔

۹۔ گاندھی جی نے وزارتیں قبول کرنے کا مشورہ صرف اس لئے دیا ہے تاکہ اپنے نقطہ نظر کے مطابق وہ ہماری زندگی کے ہر شعبہ میں انقلاب برپا کر سکیں تعلیم کی جدید اسکیم اس انقلاب کا پہلا دروازہ ہے اس اسکیم کے ذریعہ نئی نسل کی ذہنی تربیت گاندھی جی کے فلسفہ زندگی کے مطابق کی جائے گی۔

اتحاد کے بجائے اوغام

یہ تمام باتیں مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہوں یا نہ ہوں لیکن اس میں شک نہیں کہ آج کل قومی اتحاد و یک رنگی کا جو نظریہ ہے اس کی رو سے ان کو غلط نہیں کہا جاسکتا آپ نیشنلزم کے قائل ہوں یا سوشلزم کے دونوں صورتوں میں آپ کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ ہندوستان کے تمام فرقوں کے فلسفہ

زندگی کم از کم بنیاد ایک ہو گاندھی جی یہی چاہتے ہیں اور چونکہ وہ ہندو ہیں اور
ہندو بھی نہایت پر جوش و راسخ العقیدہ قسم کے اس لئے قدر شا ان کی
یہ خواہش ہے کہ اس فلسفہ زندگی کی بنیاد ہندو تائید اور ہندو روایات
پر ہو۔ ”ماخوذ از کانگریس بے نقاب“

آزاد صاحب کے خطبہ صدارت کے آخری الفاظ اور مسٹر کرپانی کا بیان
اور اخبار دینہ کا تبصرہ۔ وارد ہا تعلیمی اسکیم اور ودیا مندر اسکیم کانگریسی وزارتوں کی
ستائیس مہینہ کے طرز عمل اور مسلمانوں کو میٹھنے کی کوشش دیکھنے کے بعد
جو شخص کانگریسی جماعت کو عام ازیں کہ وہ غیر مسلم ہے یا بظاہر مسلم ان صفات
چار گانہ مذکورہ بالا سے متبرع جانتا ہے وہ یقیناً آفتاب نیردز کا انکار کرتا ہے۔
یا عین ڈمکتا ہو جہاز میں بیٹھ کر طوفان بلاخیز کا جان بوجھ کر انکار کرتے ہوئے غفلت
کی نیند سو جاتا ہے۔

خاتمہ اللہ علیٰ قلوبہم وعلیٰ سمعہم و
علیٰ ابصارہم غشاوہ۔ سورہ بقرہ کوع
اللہ نے ان کے قلوب پر ہر فرادی ان کے
کانوں اور آنکھوں پر پردے ڈال دیئے۔
آیت کریمہ۔

لَا يَنْفَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ
فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ
أَنْ تَبْرَدَ بِهِمْ وَتُقَسَّطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ الْمُقْسَطِينَ۔ سورہ ممتحنہ رکوع ۴
اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین
میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ
نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف
کارتناؤ بروجنک انصاف والے اللہ کو محبوب
اس سے کسی طرح لفظ یا معنادار لٹا یا اشارتاً کسی غیر مسلم انجمن یا کانگریس میں بشرط
یا بلا شرط شرکت نہیں ثابت ہوتی۔ نہ رائے لینے اور دینے کا کہیں آیت میں ذکر
ہے کسی قائد کا یا اس پر اعتماد کرنے کا مذکور ہے۔ آیت کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ جو

غیر مسلم تم سے نہیں لڑتا ہے اور تمہیں گھر سے نہیں نکالتا اس پر احسان کرنا اور انصاف کو ملحوظ رکھنا جائز ہے لہذا ان الفاظ سے نہ کسی انجن کی شرکت و عدم شرکت پر استدلال کیا جاسکتا ہے نہ گاندھی یا ابوالکلام کی قیادت کو تسلیم کرنا اور اس پر اعتماد کرنا نکلتا ہے۔ زید کا یہ استدلال اگر جان بوجھ کر ہے تو یقیناً آیات خداوندی کے ساتھ معاذ اللہ تمسخر ہے ورنہ سب سے پہلے اسے اپنے دماغ کا علاج کرانا چاہیے اس کے بعد کلام پاک کو ہاتھ لگانا چاہیے۔

عمر کا یہ کہنا کہ آئیہ مبارکہ سے جو از ثابِت نہیں ہونا بالکل صحیح ہے اور موجودہ کانگریس جس کا چر بہ کرپلانی کے بیان اور کانگریسی اخبار مدینہ کے تبصرہ سے واضح ہو جاتا ہے اس میں شرکت بلا شرط و درکنار جب تک کانگریس اس موجودہ قالب میں ڈھلی رہے بشرط بھی صحیح نہیں۔ اس میں شرکت کا نتیجہ وہی ہے جو ابوالکلام صاحب کو پیش آیا یعنی آزاد صاحب ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں "اور ہمارا عقیدہ ہے کہ جو مسلمان اپنے کسی عمل و اعتقاد کے لئے بھی اس کتاب "قرآن پاک" کے سوا کسی دوسری جماعت یا تعلیم کو اپنا رہنما بنائے وہ مسلم نہیں بلکہ مشرک فی صفات اللہ کی طرح مشرک فی صفات القرآن کا جرم اور اس لئے مشرک ہے اسلام اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے کہ اس کے پیروں کو اپنی پولیٹیکل پالیسی قائم کرنے کیلئے ہندوؤں کی پیروی کرنا پڑے مسلمانوں کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی شرم انگیز سوال نہیں ہو سکتا کہ وہ دوسروں کی پولیٹیکل تعلیموں کے آگے جھک کر نیا راستہ پیدا کریں ان کو کسی جماعت میں شامل ہونے کی ضرورت نہیں وہ خود دنیا کو اپنی راہ پر چلانے والے ہیں اور صدیوں تک چلا چکے ہیں" مفہم

آزاد حصہ دوم ۱۹۱۲ء ماخوذ از طلوع اسلام مارچ ۱۹۱۲ء "آزاد صاحب کسی کے جواب میں لکھتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ پولیٹیکل مباحث کو مذہبی رنگ سے الگ کر دیجئے لیکن اگر الگ کر دیں تو ہماری پاس باقی کیا رہ جاتا ہے ہم نے تو اپنے پولیٹیکل خیالات بھی مذہب ہی سے نیکے ہیں ہم انھیں مذہب سے کیونکر الگ کر دیں؟ ہمارے عقیدہ میں تو ہر وہ خیال جو قرآن کے سوا اور کسی تعلیم کا سے حاصل کیا گیا ہو ایک کفر صریح ہے اور پائلٹس بھی اسی میں داخل ہیں افسوس کہ آپ حضرات نے اسلام کو کبھی بھی اس کی اصلی عظمت میں نہیں دیکھا مآخذ و اسحق قدرہ ورنہ اپنی پولیٹیکل پالیسی کے لئے نہ تو گورنمنٹ کے دروازے پر جھکنا پڑتا نہ ہندوؤں کی اقتدار کرنے کی ضرورت پیش آتی "مضامین آزاد ماخوذ از طلوع اسلام مارچ ۱۹۱۲ء"

یہ تو تھے جناب ابوالکلام صاحب آزاد ۱۹۱۲ء کے لیکن آزاد جب کانگریس کے صدر بنائے جاتے ہیں تو فرماتے ہیں "کہ میرا انتخاب "صدارت کے لئے" درحقیقت ہمارا تاگاندھی کی قیادت پر اعتماد کا آئینہ دار اور اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ ملک ان کے پروگرام سے بالکل متفق ہے" (ایٹیشن ۱۹ فروری ۱۹۱۲ء) ماخوذ از طلوع اسلام مارچ ۱۹۱۲ء پھر خود خطبہ صدارت میں فرماتے ہیں کہ ہمارا تاگاندھی کی رہنمائی پر اعتماد بھی ایک منہار ہنمائی ہے جس نے ہماری تحریک کا شاندار ماضی تعمیر کیا اور صرف اسی سے ہم ایک فہم مند مستقبل کی توقع کر سکتے ہیں۔ "اخبار انصاری ۱۴ مارچ ۱۹۱۲ء"

غالباً آزاد صاحب کو خیال ہوا کہ میرے پرانے نیا زمند کہیں حافظہ کے توی نہ ہوں کہ مجھ پر میرے ہی ہتھیاروں سے حملہ کر دیں لہذا خطبہ صدارت میں فرماتے ہیں "میرے جن ہم مذہبوں نے ۱۲۰۰ میں میری صداؤں کو قبول کیا

تھا مگر آج انہیں مجھ سے اختلاف ہے میں انہیں اس اختلاف کے لئے ملاں
 نہیں کروں گا مگر میں ان کے اخلاص و سنجیدگی سے اپیل کروں گا کہ یہ حکومتوں
 اور ملکوں کی قسمتوں کا معاملہ ہے ہم ایسے وقتی جذبات کی رو میں یہ کرٹے
 نہیں کر سکتے ہمیں زندگی کی ٹھوس حقیقتوں کی بناء پر اپنے فیصلوں کی دیواریں
 تعمیر کرنی ہیں ایسی دیواریں روزِ نبائی اور ڈھائی جا سکتی ہیں۔ میں تسلیم
 کرتا ہوں کہ بدقسمتی سے وقت کی فضا غبار آلود ہو رہی ہے مگر انہیں حقیقت
 کی روشنی میں آنا چاہیے وہ آج بھی ہر پہلو سے معاملہ پر غور کر لیں وہ اس کے
 سوا کوئی راہ عمل اپنے سامنے نہیں پائیں گے ” اخبار انصاری ۱۹ مارچ ۱۹۷۸ء
 آپ نے دیکھا آزاد صاحب کیا سے کیا ہو گئے اور بزبان خود مشرک فی
 صفات القرآن کے مجرم ہو کر مشرک اور قرآن کے سوا گاندھی تعلیم گاہ سے
 حاصل کئے ہوئے عقیدہ سے کفر صریح اور ماقدرہ اللہ حق قدرہ کے ترک
 ہوئے یا نہیں جادو وہ جو میرے چڑھ کر بولے۔ آزاد صاحب کا دعویٰ تو یہ
 ہے کہ میں مسلمان ہوں اور فرقے کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ مسلمان ہوں اسلام
 کی تیرہ سو سال کی روایتیں میرے ورثہ میں آئی ہیں میں تیار نہیں کہ اس کا
 کوئی چھوٹے سے چھوٹا حقہ بھی ضائع ہونے دوں اسلام کی تعلیم اسلام
 کی تاریخ اسلام کے علوم و فنون اسلام کی تہذیب میری دولت کا سرمایہ
 ہے اور میرا فرض ہے کہ اس کی حفاظت کروں بحیثیت مسلمان ہونیکے
 میں مذہبی اور کلچرل دائرہ میں اپنی ایک خاص ہمتی رکھتا ہوں اور میں
 برداشت نہیں کر سکتا کہ اس میں کوئی مداخلت کرے ” خطبہ صدارت
 اخبار انصاری ۱۹ مارچ ۱۹۷۸ء، غالباً آزاد صاحب جب یہ الفاظ کہہ رہے
 تھے تو ۱۹۷۸ء کے ابوالکلام کا کچھ پر تو پڑ گیا تھا۔ لیکن گاندھی جی کی تیز نظری

یا قوت معنوی نے اثر ڈالا کہ آگے چل کر فرماتے ہیں ”اگر ایسے مسلمان دماغ موجود ہیں جو چاہتے ہیں اپنی اس گزری ہوئی تہذیب معاشرت کو پھر تازہ کریں جو وہ ایک ہزار برس پہلے ایران اور وسط ایشیاء سے لائے تھے تو میں ان سے بھی کہوں کہ اس خواب سے جس قدر جلد بیدار ہو جائے بہتر ہے کیونکہ یہ ایک غیر فدرتی تخیل ہے اور حقیقت کی زمین میں ایسے خیالات اگ نہیں سکتے، و خلیہ صدارت انصاری ۱۹ رابع سنہ ۱۳۵۷ء) دیکھی آپ نے شرکت کانگریس کی سحر بازی کی غنڈوں میں کیا سے کیا ہو گئے مسلمانوں کے لئے تو قرآن شریف ناطق ہے۔

یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقيتہ
ولا تموتن الا و انتم مسلمون۔
آل عمران رکوع ۱۱

اور جو اسلام کے سوا دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائیگا اور وہ آخرت میں یہاں کاروں سے ہے۔

بیشک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے

تم فرماؤ بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرناسب اللہ کیلئے ہے جو رب سارے جہان کا اس کا کوئی شریک نہیں مجھے بھی حکم ہوا ہے امد میں سب سے پہلا مسلمان ہوں آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

ومن یشیخ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وھو فی الآخرۃ من الخسیرین
آل عمران رکوع ۹

ان الدین عند اللہ الاسلام

آل عمران رکوع ۲
قل ان صلاتی ونسکی ومحیای و مماتی
للہ رب العالمین لا شریک لہ و
بذلک اُمرت وانا اول المسلمین
انعام رکوع ۲۰

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم
نعمتی ورضیت لکم الاسلام مدینا۔
البقرہ رکوع (۱)

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكوك فيما
شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم
حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما.

ناعر کو ع ۹

تو اے محبوب تمہارے رب کا قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے
 جب تک اپنے آپ کے جگرے میں تمہیں حاکم نہ
 بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ اپنے دلوں میں اس سے
 رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

گمر شہ کے آزاد مسلمانوں کو اس کے مقابل مندرہ قومیت کا سبق پڑھاتے ہوئے خطبہ صدارت میں فرماتے ہیں ”اب یہ سانچا ڈھل چکا ہے اور قسمت کی ہر اس پرلگ چکی ہم پسند کریں یا نہ کریں مگر اب ہم ایک ہندوستانی قوم بن چکے ہیں علیحدگی کا کوئی بنیادی تخیل ہمارے اس ایک ہونے کو دو نہیں بنا دے سکتا ہمیں قدرت کے فیصلہ پر رضا مند ہونا چاہیے اور اپنی قسمت کی تعمیر میں لگ جانا چاہیے“ خطبہ صدارت انصاری ۱۹ مارچ ۱۹۴۷ء آزاد صاحب کے اس حکم ناطق کے بعد قرآن پاک میں اپنے خدا کا کلام ملاحظہ فرمائیے

میں اپنے خدا کا کلام ملاحظہ فرمائیے
وَدَاوُدَ وَآلِیُّہٗٓ ذِی الْقُرْبٰی
سَوَآءٌ فَلَا تَنْتَحِزْنَ وَآمَنُہُمْ اَوْلِیَآءُ

سورہ نسا، رکوع ۱۲

جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب "یعنی مسلم
وغیر مسلم" ایک ہو جاؤ۔
"تخذہ قومیت" تم انھیں غیر مسلموں میں سے کسی کو
اینا دوست بناؤ۔

یہ معجزہ قرآنی ہے کہ اس کے نزول کے وقت تو کسی متحدہ قومیت کا تخیل نہ تھا لیکن آج جس متحدہ قومیت کا آزاد صاحبِ راگ گار ہے ہیں اس کا ذکر صریح الفاظ میں فرما دیا گیا۔ افسوس پہلے مسلمان سیاسی کانگریس میں شریک کئے گئے پھر متحدہ قومیت کا سبق پڑھا کر پورا کا ندھی مت کا پابند کر کے ان کے ایمان و اسلام یرد اکہ ڈال دیا گیا اپنے رب کا یہ فرمان دیکھ لیجئے۔

لا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

الآخر لوادون من حاد الله و
 رسوله ولو كانوا اباؤهم و ابناءهم
 او اخوانهم او عشيرتهم اولئك
 كتب في قلوبهم الايمان وايدهم
 بروح منه ويدرخلهم جنات تجري
 من تحتها الانهار خلد فيها
 رضي الله عنهم ورضوا عنه اولئك
 حزب الله الا ان حزب الله
 هم المفلحون سورة مجادلہ رکوع ۲

اللہ اور پہلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے
 جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت
 کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا
 کنبہ والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں
 اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف
 کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں
 میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں ہیں
 ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی
 اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت
 ہے سنا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب
 ہے۔

ابو الکلام نے ہندوؤں کو بھی نصیحت فرمائی ہے کہ ”ہم میں اگر ایسے ہندو دماغ
 میں جو جانتے ہیں کہ ایک ہزار برس پہلے کی ہندو زندگی داپس لائیں تو انہیں معلوم
 ہونا چاہیے کہ وہ ایک خواب دیکھ رہے ہیں اور وہ کبھی پورا ہونیوالا نہیں۔
 وخطبہ صدارت انصاری ۱۹ اپریل سنہ ۱۳۵۷ھ

مگر آزاد صاحب جس وقت یہ الفاظ فرما رہے تھے ان کے سامنے بیٹھی ہوئی
 صورتیں تکذیب کر رہی تھیں۔ کہ تم غلط کہتے ہو ہم وہ ہی ہزار برس پہلے کے ہندو
 ہیں جنہیں آج کل کی تہذیب کی ہوا بھی نہیں لگی۔ چنانچہ اخبار ایٹھین کانگریس
 نمبر میں رام گڈھ کی کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کا بلاک شائع ہوا ہے۔ اور
 سنا ہے کہ کچھ ہندی اخبارات نے بھی اسے شائع کیا ہے۔ جس میں تمام ہندو
 نمبران مع سرحدی گاندھی اپنی اسی پُرانی تہذیب میں بلوس زمین پر بیٹھے دکھائی

دیتے ہیں صرف آزاد صاحب مسلمانوں کے پیرانے وسط ایسا دالے لباس میں کرسی پر جلوہ افروز ہیں اگر ذی روح کی تصویر شرعاً جائز ہوتی تو اس موقع پر اس بلاک کا دیدن بہت لطف انگیز ہوتا۔ افسوس آزاد خدا اور رسول سے تو آزاد ہوئے مگر گاندھی کے غلام بن گئے ۵

عمرے کہ آیات و احادیث گذشت

رفعی و تشاریت پرستی کر دی

جو نیک فتویٰ کا حجم بہت بڑھ گیا ہے اور جہاں تک ان کانگریسی مسلمانوں کے حال غور کیا جائے۔ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا ست۔

مثلاً ابھی حال کے دہلی آزاد کانفرنس منعقدہ ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۴۷ء میں صدر کانفرنس سندھ کے مشہور اندیشہ صاحب اپنے خطبہ صدارت میں کس ذیدہ دلیری سے کہتے ہیں۔

اگر ایک کنبہ کا کوئی رکن جدید مذہب اختیار کرے تو اسے جائداد سے محروم نہیں کیا جائے گا اسی طرح ہندو اور مسلم علیحدہ علیحدہ مذہب رکھنے کے بعد بھی ہندوستانی ہیں قرآن حکم سنئے

والذین کفروا ببعضہ اولیاء بعضہ
لا تفعلوا تکن فتنہ فی الارض فساد
کبیر۔ سورہ انفال رکوع ۱۰

بخاری و مسلم میں متفقہ مروی ہے۔

لا یرث المسلمہ الکافر ولا الکافر المسلم
مسلمان کافر کا وارث نہیں اور کافر مسلمان کا نہیں۔

ان کانگریسی مسلمانوں کا تو یہ حال ہے کہ زرعی بل جب پاس ہو رہا تھا تو مسلم لیگ کی

جانب سے مسلمانوں کے لئے نواہت قرآنی کی خواہش کی گئی تھی جس پر کسی ہندو نے نہیں
 رفیع قدالی نے سخت ترین مخالفت کی اور اس ترمیم کو پاس نہیں ہونے دیا انہیں ان
 کے حال پر چھوڑیے اور آیات قرآنی ملاحظہ کیجئے جس سے معلوم ہوگا کہ مسلم اور غیر مسلم کے
 تعلقات پر خدا اور رسول نے کیا حکم دیا اور مسلمانوں کو مسلمان رہتے ہوئے کیا کرنا چاہیے
 قد کانت لکم اسوة حسنة فی ابوابہم
 والذین معہ اذا قالوا القوم معہ انما ہما
 منکم وما تعدون من دون اللہ کفر بکم
 ولینفنا وبینکم العداوة والبغضاء
 ابد ا حتی تؤمنوا باللہ وحداء۔
 سورہ ممتحنہ رکوع ۱

ایمان نہ لاؤ۔
 اللہ تمہیں انہیں سے منع کرتا ہے جو تم سے دین
 میں لڑے یا تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا
 یا تمہارے نکالنے پر مدد کی کہ ان سے دوستی
 کر دو اور جو ان سے دوستی کریں وہ ہی شمشک اور

انما ینفکم اللہ عن الذین قاتلوکم
 فی الدین و اخرجوکم من ديارکم و
 ظاہر علی اخراجکم ان تو لوہم و
 من یتولہم فاولئک ہم الظالمون
 ممتحنہ رکوع ۲

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کے
 دست نہ بناؤ تم انہیں خبر میں پہنچاتے ہو
 سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے
 پاس آیا اگر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہارے
 سپر کرتے تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے

یا ایہا الذین آمنوا لاتخذوا عدوی
 وعدوکم اولیاء یتلقون الیہم بالمواد
 وقد کفروا بما جاؤکم من الحق یتحیزون
 الرسول دایا کہ ان تؤمنوا باللہ ربکم
 ان کتمہم خولکم جہاداً فی سبیل اللہ

مرضاتی تسران الیہم بالموذو
انا اعلم بما اخفیتم وما اعلمتم ومن
یغفلہ منکم فقد ضل سوا السبیل ان
یتقفوکم بکون الکمرا عدا و یبسطوا
الیکم اید یهم والسنتم بالسوء
وودوا لتکفرون - سورہ تمیمہ رکوع

نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا پانے
کو تو ان سے دوستی نہ کر دو تم انہیں خفیہ پیام محبت
کا بھیجے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم بھیجاؤ
اور جو تم ظاہر کر دو اور تم میں جو ایسا کہے بشک
وہ سیدھی راہ سے ہٹا اگر تمہیں پائیں تو تمہارے
دشمن ہونگے اور تمہاری طرت اپنے ہاتھ اور اپنی
زبانی برائی کے ساتھ دراز کرینگے اور ان کی تمنا
ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ۔

کانگریسی مسلمان انہیں کھولیں اور اس پیشینگوئی ربانی کو کر پلائی کے بیان اور جو اہر لال کی
لانڈھیت کے آئینہ میں دیکھیں۔

یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا آباءکم
واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی
الایمان ومن یتولہم منکم فاولئک
ہم الظالمون قل ان کان اباؤکم و ابناءکم
واخوانکم و انہم و انہم و انہم و
اموالکم تفرقت فتموہا و تجارتکم و
کسادہا و مساکن ترضونہا حب
الیکم من اللہ و رسولہ و جہاد فی
سبیلہ فخر لہوا حتی یاتی اللہ یا مراء اللہ
لا یجحد القوم الفسیقین -

اے ایمان والو اپنے باپ اور بھائیوں کو
دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پند کریں
اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہ
ہی ظالموں میں ہے۔ تم فرماؤ اگر تمہارے باپ
اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری
عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال
اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے
اور تمہارے گھر کہ راضی ہو ان سے یہ چیزیں
اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے
سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں
تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ ناسقوں کو
راہ نہیں دیتا۔

مسلمان نگاہ بصیرت سے اس حکم ربانی پر غور کریں اور اس کے مقابلہ میں کسی کے ظاہری تقدس بناؤنی علم و فضل سے مرعوب نہ ہوں۔

ولم یخذلنا من دون الله فاعلموا انکم لفي الفتن ولینجی الله خیر بما تعلمون - اور اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز نہ بنائیں گے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

سورہ توبہ رکوع ۲

تخلیہ میں بیٹھ کر رائے دینے اور رائے لینے والے بزرگوار اس آیہ کریمہ میں غور فرمائیں۔

یا ایہا الذین آمنوا لاتتحذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین اتقیدن ان یتجعلوا بالله علیکم سلطاناً مبیناً۔ اے ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اور اللہ کے لئے مرجع محبت کر لو۔

سورہ رکوع ۲۱

یا ایہا الذین آمنوا لاتتحذوا الیہود والنصارى اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتوظع منکم فانه منهم ان الشیطان یتطوع للظالمین سورہ مائدہ رکوع ۸

اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے۔ بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔

یہاں صرف یہود و نصاریٰ کو فرمایا گیا اگر کفر کا ملکہ واحدہ خواہ کتابی ہو یا مشرک دیکھے قرآن ناطق ہے۔

ما یود الذین کفروا من اهل الکتاب ولا المشرکین ان ینزل علیکم خیر من ربکم واللہ یخفی برحمته

اور جو کافر ہیں کتابی یا مشرک وہ نہیں چاہتے کہ تم کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے

من يشاء والله ذو الفضل العظيم

سورہ بقرہ رکوع ۱۳

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا بطائنًا
من دونكم يalونكم خيالاً ودواً مما غلبت
قد بدت البغضاء من اخواهم و
خفي صدورهم اكرتد مبيناً لكم
الايات ان كنتم تعقلون -

آل عمران رکوع (۱۱۳)

يشتر المتفقين بان لهم عذاباً اليمان الذي
يتخذون الكافرين اولياء من دون
المؤمنين ايبتغون عند هم العزة
فان العزة لله جميعاً وقد نزل عليك
في الكتاب ان اذا سمعتم آيات الله
يكفر بها ويستفزا عجباً فلا تفقدوا
معهم حتى ينحوضوا في حديث غيرة
انكم اذا مثلهم ان الله جامع المتفقين
والكافرين في جهنم جميعاً -

سورہ نساء رکوع ۲۰

جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بنادو
وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے ان کی آرزو
ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے بیرون کی باتوں سے
جھلک اٹھا اور وہ جو پسے میں چھپائے ہیں اور
بڑا ہے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں
اگر تمہیں عقل ہو -

خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لئے درد
ناک عذاب ہے وہ مسلمانوں کو جھوڑ کر کافروں
کو دوست بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت
ڈھونڈھتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لئے
ہے اور بیشک اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ
جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا
جانا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں
کے ساتھ نہ بیٹھو جبکہ وہ اور بات میں مشغول
نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو بیشک اللہ
منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرے گا

گاندھی کے مسلم ندائی اس کلام ربانی کو دیکھیں کہ عزت گاندھی کے در کی جیسے سالی سے
کبھی نہ ملے گی عزت وہی عزت ہے جو خدا اور اس کے رسول سے مومنین کو عطا ہوئی
ارشاد ہے -

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

وَاللَّهِ الْعِزَّةُ لِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ

سورہ منافقون رکوع ۱

بھلا کیونکہ ”معاہدہ بر قائم رہ سکتے ہیں“ ان کا حال تو یہ ہے کہ ”مشرکین کہ“ تم پر قابو پائیں تو نہ قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا اپنے منہ سے تمہیں راضی کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں لٹکا ہے انہیں اکثر بے حکم ہیں۔

كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرْ عَلَيْكُمْ لَا يَرْجِعُوا إِلَيْكُمْ وَلَا يُنْفِقُوا عَلَيْهِمْ يَوْفُوْكُمْ بِأَفْوَهِمْ وَيَأْتِي قُلُوبُهُمْ وَكَثْرُهُمْ نَقُونَ

سورہ توبہ رکوع ۲

اے ایمان والو اگر تم کافر دیکھو کہ پرچلے تو وہ نہیں اٹھے یاؤں ٹٹا دیں گے ”کفر کی جانب“ پھر ٹٹا کھا کے پلٹ جاؤ گے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْتُمْ طَائِفَتَانِ مِنَ الَّذِينَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَا يَصْعَدُ الْكُفْرُ وَالْإِسْرافُ عَلَىٰ عِقَابِكُمْ فَتَقْلِبُوا خَاسِرِينَ

سورہ آل عمران رکوع ۱۲

عبرت بالائے عبرت یہ ہے جو حضرات یقینی مسلمان میں صلاح علم و فعل یعنی عبادتِ خدا اور عمارت سے مزین ہیں وہ ان لغو طبعیہ قرآنیہ سے آنکھیں بند کئے ہیں مگر ایک ذی علم و یقینی ہندو صرف چھ ہینہ میں مطالعہ تراجم سے اسی نتیجہ پر پہنچا جو واقعی نتیجہ نکل سکتا تھا۔ لالہ لاجپت رائے آنجہانی کا ایک خط اخبار مرثیہ نذر فردوسی سنہ ۱۳۱۷ء میں مٹریسی۔ آر داس کے نام شائع ہوا ہے اس میں لکھتے ہیں ”ایک اور چیز جو کچھ عرصہ سے میرے لئے بحد و بدبخط اب ہو رہی ہے وہ ہندو مسلم اتحاد کا مسئلہ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کو اس پر دعوت غور و غوض دل گزشتہ چھ ماہ میں میں نے اپنے وقت کا بیشتر حصہ اسلامی تاریخ اور اسلامی قوانین کے مطالعہ میں صرف کیا ہے اور اس سے جس نتیجہ پر پہنچا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ چیز ”یعنی ہندو مسلم اتحاد“ ایک امر محال اور ناقابل عمل شے ہے وہ مسلمان راہنما جو عدم تعاون کی تحریک میں شامل ہیں اگر ان کے خلوص نیت کو تسلیم

بھی کر لیا جائے پھر بھی میرے خیال میں ان کا مذہب اس چیز "ہندو مسلم اتحاد" کے
 راستہ میں ایک زبردست رکاوٹ ثابت ہوگا "افسوس لالہ جی مرگے در نہ ان کی
 خوشی کی کوئی حد نہ ہوتی کہ اس رکاوٹ کے دور کرنے کا سہرا آزاد صاحب کے فرق مبارک
 کا طرہ امتیاز ہو گیا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے کلکتہ میں اپنی اس گفتگو کا جو اس باب میں حکیم
 اجمل خاں صاحب اور ڈاکٹر کچلو سے ہوئی تھی آپ سے تذکرہ کیا تھا ہندوستان میں حکیم
 صاحب سے زیادہ سلجھا ہوا کوئی مسلمان نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا حکیم صاحب یا کوئی
 دوسرا مسلمان راہنما قرآن کی تعلیم کے احکامات پر خط تبلیغ کھینچ سکتا ہے خدا کو
 اسلامی قوانین کے مطالعہ کے بعد جن نتیجہ پر میں پہنچا ہوں وہ غلط ہو کیونکہ میرے دلی
 کھٹک کو دور کرنے کے لئے اس سے زیادہ عمدہ بات اور کوئی نہ ہوگی لیکن اگر میرا خیال صحیح
 ہے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہم "ہندو اور مسلمان" انگریز کے مقابلہ کے لئے تو متحد
 ہو سکتے ہیں لیکن برطانوی طرز حکومت کے مطابق ہندوستان میں نظام حکومت قائم
 کرنے کے لئے ایسا اتحاد ناممکن نظر آتا ہے۔ اس کا دوسرے نقطوں میں یہ مطلب
 ہو گا کہ ہم ہندوستان میں جمہوری طرز حکومت قائم نہیں کر سکتے تو پھر اس کا علاج
 کیا ہے؟ میں ہندوستان کے ساتھ ساتھ کروڑ مسلمانوں سے غافل نہیں ہوں
 لیکن ہندوستان کے ساتھ کروڑ مسلمانوں اور ان کے ساتھ افغانستان وسط
 ایشیا عرب عراق اور ترکی کے مسلح لشکروں کی تاب ہم نہیں لاسکیں گے
 میں نہ دل سے ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت کا قائل ہوں اور اس کے لئے میں مسلمان
 راہنماؤں پر اعتماد کر نیکو بلی تیار ہوں لیکن قرآن و حدیث کے احکام کو ہم کیا کرینگے
 مسلمان راہنما ان پر تو خط تبلیغ نہیں کھینچ سکتے تو پھر کیا یہ ہماری تباہی و فساد
 بزم ہے امید ہے کہ ایسا نہ ہو گا اور آپ کا ذہن دسا اور قلب بصیر اس مشکل کو کوئی
 حل کر سکیگا۔

”ماخوذ از طلوع اسلام پارچ ۳۰“

بیشک عمر کا قول حق و صواب اور زید کا قول باطل ہے اس موجودہ دور ہندوستان میں اگر مسلمانوں کے لئے کوئی صحیح راستہ ہے تو وہ مطابق نص صریح۔

یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتلہ
ولا تموتن الا و انتم مسلمون واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔
آل عمران رکوع ۱۱

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنے اگر مسلمان اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب ملکر اور آپس میں بچھٹ نہ جانا۔

تفسیر کبیر میں علامہ فخر رازی رحمۃ اللہ نے جبل اللہ کے متعلق فرمایا۔
وقیل ان جماعۃ لا نہ تعالیٰ ذکر غیب ذلک یعنی جبل اللہ سے مقصود جماعت مسلمین ہے۔
ولا تفرقوا

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد فرمایا لا تفرقوا۔ متفرق مت ہو۔ حاصل یہ ہے کہ سواد اعظم امت کو اختیار کرو اور جیسا آج کل کانگریس کی ہمنوائی میں آزاد مسلم و انصاری وغیرہ جماعتیں بنا کر شیرازہ اسلام کو لڑ رہے ہیں یہ مت کرو پھر راستہ فرما رہے۔

واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ ومن
سباط الحیل ترہبون بہ عدوا اللہ وعدہ
کم و آخرین من دو تمہم لا تعلمو نعمہ اللہ
یعلمہم وما تنفقون شیئی فی سبیل اللہ
یوفی الیکم و انتم لا تعلمون۔

اور ان کے لئے ”مشرکین“ تیار رکھو جو قوت تمہیں
بن پڑے اور جتنے گھوڑے بانہہ سکو کہ ان سے
ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور
تمہارے دشمن ہیں اور ان کے سوا کچھ اوروں کے
دلوں میں جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا
ہے اور اللہ کی راہ میں جو خرچ کرو گے تمہیں

سورہ انفال رکوع ۸

پورا دیا جائے گا اور کسی طرح گھٹائے میں نہ رہو گے
ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کی تنظیم اور جمعیت سے زیادہ کوئی چیز غیر مسلم

کے نزدیک خطرناک نہیں لہذا مطابق اس نص صریح کے فرض ہے کہ تمام مسلمان زیادہ سے زیادہ اپنے شیرازہ کو مجتمع کریں اور قوی سے قوی تنظیم جلد سے جلد کر لیں ان تمام مذکورہ بالا آیات قرآنیہ کا مفاد و ماحصل یہ ہے کہ مسلمانوں کو من حیث الازمان اپنا امتیاز قائم رکھنا فرض ہے وہ کسی غیر مسلم قوم میں مدغم نہیں ہو سکتے کہ تہذیب و قومیت بنکر اکثریت میں جذب ہو جائیں جب ایسا کریں گے مگر اسی میں بڑیں گے اور مخالفت احکام قرآنی کے مرتکب ہوں گے اس پر کسی شخص کا وہ آئین یا حدیثیں پیش کرنا جو من معاشرت و من خلق و من سلوک کی معلم ہیں جہالت یا فریب ہے اسلام سے بہتر رواداری کرنا اور من خلق اپنے اور بیگانے سے برتاؤ کسی نے نہیں بتایا یا ظلم و جور کی مخالفت مسلم و غیر مسلم پر اسلام سے بہتر کسی نے نہیں فرمائی حتیٰ کہ جہاں شرک کو بدترین گناہ فرمایا کہ۔

ان الله لا يعفان ابشر لعلکم یحذرون ۱۱ اللہ شرک کو معاف نہیں فرمائے گا۔
وہیں فرمادیا۔

ولا تسبوا الذین یدعون من دون الله ۱۲ اور انہیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں
لہذا مسلمانوں کو ہر حالت میں احکام خداوندی پر عامل ہونا چاہیئے۔

اور بعض پر عامل ہونا اور بعض کو چھوڑنا کھلی گمراہی اور ضلالت ہے مطابق ارشاد قرآنی۔
افتمون ببعض الكتاب وتکفرون ببعض ۱۳ ایمان لائے تم بعض حصہ قرآن پر اور انکار کیا بعض
فما جزاء من یفعل ذلک منکم الاخری ۱۴ کیا پس نہیں بدلہ اس کا جس نے کیا ایسا مگر رسوائی
فی المیوة الدنیا ویوم القیمة یردو ۱۵ و نقصان دنیا میں اور قیامت میں ڈٹائے جائیں گے
الحی اشد العذاب سورہ بقرہ کوع ۱۰ سخت عذاب کی طرف۔

ان تمام امور کے متعلق احادیث کا ذخیرہ اتنا دافر ہے کہ وقار لکھ دے جائیں مگر آیتہ کے مقابلہ میں صرف آیات کو بالقصد پیش کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ الرجوع

والمآب وصل اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ وصحابہ
و اولیاء ائمہ و علماء ملتہ اجمعین۔

حررہ سید مصباح الحسن کان اللہ

۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ

تصدیقات حضرات علماء کرام

(۱) حضرت صدر الفقہاء استاد العلماء عالی جناب مولانا الحاج حکیم محمد نعیم الدین صاحب
مراد آبادی دامت فیوضاتہم۔ ناظم اعلیٰ الجمعية العالمية المکرمة یہ آل انڈیائی سنی کانفرنس
بمسلمہ حامداً و مصلياً و مسلماً۔ حضرت مولانا المحترم سلمہ المولیٰ تعالیٰ اہل باطل کے
رویس جو سعی فرمائی حق سبحانہ تعالیٰ اس کو مشکور و مقبول فرمائے اور جزائے کامل
و افرعنایت کرے یہ مولانا کا احسان ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کو کانگریسیوں اور
ہندوؤں کی مغلوبانہ فریب کاریوں اور بے دینیوں سے آگاہ فرمایا اور خدا و رسول کے
احکام سننا کر راہ حق دکھائی۔

محمد نعیم الدین عفی عنہ
(۲) حضرت صدر الشریعت مولانا موسیٰ حکیم حاجی محمد امجد علی صاحب اعظمی مصنف
بہار شریعت دامت برکاتہم العالیہ۔ جواب صحیح ہے واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر امجد علی اعظمی عفی عنہ

(۳) لقد اجادوا صاب فیما افادوا اجاب والیہ در سولہ اعلمہ بالصواب۔
”امام المناظرین“ فقیر الامام سید محمد عفرہ اشرفی جیلانی ”حدیث کچھو چھو“

(۴) سبحان اللہ سبحان سبحان اللہ فقیر نے ایک نشست میں حرفاً حرفاً خود اس رسالہ مبارکہ کو پڑھا جو کچھ تحریر فرمایا گیا بالکل صحیح اور بہت ضروری ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ رسالہ آئینہ و آئینہ دکان اللہ لیلہ المؤمنین علی ما انتہم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب کا منظر اتم و آئینہ کامل ہے۔ فقیر عبد المحفیظ قادری مفتی آگرہ۔

(۵) الحمد للہ وعدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد فقیر نے اس فتاویٰ شریف کو من اولہ الی آخرہ سنا الحمد للہ کہ اس مبارک رسالہ نے تمام اہلسنت کے علماء کو بکدوش فرمادیا اور دودہ کا دودہ اور پانی کا پانی صاف کر دکھایا عجیب لیب کو اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے اور تمام اہلسنت کو اس پر توفیق عمل دے وا اللہ تعالیٰ اعلم فقیر محمد اسمعیل محمود آبادی حشتی سلیمانی قاضی صمدی۔

(۶) نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم۔

اس رسالہ مبارکہ کو دیکھ کر اس کا یقین ہو گیا کہ اس زمانہ پر فتن میں جبکہ کچھ مسلم نامہند و مسلمانوں کو بزدل و شمشیر نہیں بلکہ بزدل و بیرہند و عین مدغم کرنے پر تلے ہوئے ہیں اس رسالہ کی شدید ضرورت ہے حضرت مولانا مولوی شاہ سید مصباح الحسن ضاہی موجود دی حشتی صاحب سجادہ خانقاہ عالیہ صمدیہ پھیرند ضلع اٹارہ نے مسلمانوں پر احسان عظیم فرمایا کہ ان کے دانا دشمنوں کے تمام مکرو فریب طشت از بام کر دے اس زمانہ کے ہندوں کو لم یقاتلو کم میں داخل مان کر لایہ حکم اللہ کی آڑ لے کر ان سے برو قسط جائز سمجھنا قرآنی منشا ہے نادانیت سے طریقہ جنگ ہر زمانہ میں مختلف ہوتا ہے کفار عرب و قنفک سے جنگ کرتے تھے اب وہ کفار ہند و شمشیر تدبیر سے ہر طرح مسلمانوں کی تباہی کی فکر میں ہیں وہ کونسا امکانی حربہ ہے جو مسلمانوں کے مقابل یہ لوگ استعمال نہیں کرتے اور کونسا وہ ہتھیار ہے جو مسلمانوں پر نہیں چلائے یقیناً موجودہ ہند و ہندوستان حربی کفار بلکہ تمام حربیوں سے

سخت مردِ دشمن ہیں ان سے کسی قسم کی بروقتطانی خاطر مدارات ان سے اتحاد و موالات سخت حرام ہے اور عقلاً و نقلاً سنگین جرم ہے خیال رہے کہ مشرک اہل قرابت کے حقوق حقوق قرابت ادا کرنا اور بات ہے اور ان اجنبی ہندوؤں سے موالات کچھ اور اس پر اسکو قیاس کرنا سخت نادانی ہے۔ صحابہ کرام نے بیشک اپنے کفار اہل قرابت کے حقوق نبی ادا کئے ان سے رشتہ مودۃ موالات نہ جوڑا۔ ہر حال حضرت مولانا کے جوابات نہایت صحیح ہیں والحمد للہ علی ذالک۔

احمد یار خاں نعیمی اشرفی مدرس مدرسہ خدام الصوفیہ گجرات
(۷) محمد عارف اشرف قادری خطیب خیر المساجد میرٹھ۔

(۸) جواب صحیح ہے۔ محمد فہیم اللہ غفرلہ مفتی مدرسہ سبحانیہ الہ آباد
(۹) الجواب موافق بالقرآن و فرض اکمل علیہ لصاحب الایمان اکرم المحققین افضل المفسرین حضرت علامہ نے جواب کو آیات قرآنی سے اس قدر مدلل و محقق طور پر تحریر فرمایا ہے کہ اہل ایمان کا اس میں ذرہ برابر بھی شک و شبہ کرنا اپنے ایمان کو ختم کرے کا مترادف ہے اور الزامی دلائل بھی تحریر فرمائے ہیں کہ خواہ ظاہر ہی بغیر اسلام ہوں یا باطنی اگر وہ چشم بصیرت سے دیکھ کر غور کریں گے تو ان کو بھی سر تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ ہی نہ ہوگا بفضل بدھ من یشاء ویجھدی بدھ من یشاء و

نقیۃ ابوالاسرار محمد عبد اللہ عفا عنہ اللہ قادری اشرفی
(۱۰) محمدہ نصلی علی رسولہ الکریم فالحمد للہ حضرت علامہ مولانا شاہ سید مصباح الحسن صاحب دامت برکاتہم نے رسالہ ہذا لکھ کر اس پر فتن زمانہ میں مسلمانوں کی ایک نہایت اہم اور ضروری خدمت انجام دی ہے جس کا زبردست بار علماء و ربانی کے ذمہ تھا یہ حقیقت ہے کہ حضرت ممدوح نے ناوائف مسلمانوں کی غلط فہمی کو دور فرمانے کی نہایت بہتر طریقہ پر کوشش فرمائی ہے کہ تعریف نہیں ہو سکتی ہے اب

بھی اگر کوئی مسلمان غلات روپیہ سے باز نہ آئے تو بجز اس کے کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ ختم اللہ علی قلوبہم الخ کے مصداق و مترادف ہے مولیٰ تعالیٰ حضرت علامہ دامت برکاتہم العالیہ کو جزا و خیر عطا فرمائے اور مسلمانوں کی چشم باطن کھول دے کہ اس جواب لا جواب سے مستفیض ہوں کہ ”فقیر حقیر سید عبدالمعبود قادری عفی عنہ جبل پوری۔“
(۱۱) الجواب صحیح فقیر محمد محبوب اشرفی غفرلہ

صدر المدرسین احسن المدارس کاتب پور

(۱۲) ماقال بہ سیدی نبوہ الصبح عندی۔ محمد زبیر الکریم نعیمی مراد آبادی۔

(۱۳) احقر العباد سید محمد زبیر حسین عفی عنہ

لکھنؤی

(۱۴) محمدہ وعلی علی رسولہ الکریم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نے جواب مذکور میں اولہ الی آخرہ دیکھا فاضل مجرب ”متع امت المسلمین بغیض علمہ“ کی محنت قابلیت قابل داد ہے آیات قرآنی سے مسئلہ کو استنباط لائق نتائج ہے علامہ عجیب کی تحقیق و جستجو جواب کے مطالعہ سے ظاہر ہے وافی ایسی قوم کو جس کی مسلمانوں سے عداوت نامہ کلام ربانی و احادیث نبوی سے ثابت ہے مزید برآں روزمرہ کا یقینی مشاہدہ ہر ایسے مسئلہ اور نتیجہ کی مخالفت جو مسلمانوں کی دینی و دنیوی ترقی کا سبب ہوا تھا دوست و بھی خواہ سمجھنا اور اپنے آپ کو اس قوم کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا اور اس سے موالات کرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے اور پھر عداوت بھی کیسی جسے کلام ربانی میں اشد بے بیغہ اسم تفصیل بیان کیا گیا ہو جو عربی میں زیادتی معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے چنانچہ پارہ ششم کے آخری رکوع میں ارشاد ہوتا ہے ليجدلن الناس عداوة للذين آمنوا اليهود والذين اشد کول۔ آہہ مذکور میں اہل ایمان کے سب سے زیادہ اور سخت دشمن وہی قرار دئے گئے ہیں ایک یہود دوسرے مشرکین اور ہند دکھلے ہوئے مشرک ہیں خداوند کریم

ہندوؤں کے ہمنوا مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے اور اب بھی وہ چشم بصیرت سے کام لیں۔ منظر المحمود غفرلہ مدرس مدرسہ نیاز بہ خیر آباد ضلع سیتاپور
(۱۵) الجواب تھا اللہ درالجیب ولنعمہ ما اجاب محمد بشیر غفرلہ صدر المدرسین مدرسہ
نیاز بہ خیر آباد ضلع سیتاپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۶) محمدؐ و نصلی علی رسولہ الکریم مجمع محاسن منع فضائل فخر امثال حضرت علامہ فقیہ لازالت
شموس فیوضاتہم کے ہر دو مقامی ہذا کے مطالعہ سے حقیر سرایا تقصیر مشرف ہوا حضرت
محقق علامہ نے دلائل سیاطعہ اور براہین قاطعہ جس انداز میں تحریر فرمائے ہیں وہ خود ہی
ایسی آپ نظیر ہیں اور وہ تحقیق گرانمایہ مسلمانوں کے لئے بے نظیر سرمایہ ہدایت ہے و غیر
کانگریس بصورت موجودہ مسلمانوں کے مذہب و ملت کے لئے بے حد مضر ہے جیسا
کہ حضرت علامہ دامت برکاتہم العالیہ دعت فیوضہم الجاریہ نے مفصل و واضح تحریر
فرمایا ہے مسلمان کی فلاح دارین صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
اسوہ حسنہ میں ہی منحصر ہے قرآن کریم ناطق ہے لہذا کان لکم فی رسول اللہ
اسوہ حسنہ اور اس کے خلاف میں ہلاکت و بربادی قال اللہ تعالیٰ
ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی ویترع غیر سبیل المؤمنین لولیہ ما لولئی
ولصلۃ جہنم و سآؤت مصیراً۔ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
خلاف پیغمبر کسے رہ گزید۔ کہ ہرگز بہ منزل نہ خواہد رسید۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اسوہ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہی پر عمل کرینیکی بدولت معراج کمال پر فائز ہوئے اور آج بھی اس پر عمل کرنا
کے باب علوم تربیت داہوکلا ہتھواد لا تحزن۔ نواد انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

اور ابداً اباد تک یہ خوشخبری باقی رہے لا تبدیل کلمات اللہ دین تجر لستنا سر
تبدیل پس اگر کوئی فرد یا گروہ قولاً یا فعلاً اس امر کا قائل ہو کہ دیوی اخلاقی روحانی
تخیل کے لئے اسلام اور اہل اسلام کو چھوڑ کر کسی غیر مسلم کی رہنمائی ضروری یا جائز ہے
اور اسلام کسی انسانی شعبہ زندگانی سے خالی ہے تو اسکی آنکھ اور سمجھ کا نقص و تصور
ہے گرنہ بیند بردر شب پر حشیم۔ چشمہ آفتاب را چہ گناہ
غیر مسلم مسلمانوں کا بھلا دیکھنا ہی نہیں چاہتے ان کی بھلائی سے ان کو تکلیف
اور ان کی برائی دبر مخ نصیبت سے ان کو خوشی ہوتی ہے قال اللہ تعالیٰ ان تمسک
حسنہ تسوء ہم وان نصبکم سبۃ یفرحوا بہا لہذا غیر مسلم پر اعتماد اسکی اقتدا اسر اس
ضلالت و گمراہی ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہر بلا سے محفوظ رکھے اور
صراط مستقیم کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الامین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر
خلقہ سیدنا و مولانا محمد آلہ اصحابہ و احزہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین
حقیر سرایا تقصیر رحیم بخش و رحم مدرسہ سعید یہ عربیہ

دادون ضلع علیگڑھ
۲۸ شعبان المعظم ۱۳۵۹ھ

کیپر اینڈ پرنسٹرنج الدین قمر

ڈائمنڈ پریس آگرہ



دوقومی نظریہ پر ایک عظیم کتاب

خطبات آل انڈیائیسنی کانفرنس

۶۱۹۲۵ — ۶۱۹۳۷

صفحات ۳۵۰، قیمت ۲۱/- روپے مرتبہ
 جس میں تحریک پاکستان کے تمام
 گوشوں پر کردہ اٹھایا گیا ہے، نظریہ پاکستان کا حقیقی پس منظر۔

نہیں کتابت، دیدہ زیب طباعت
 اعلیٰ کاغذ، مضبوط اور خوبصورت جلد
 علماء اہل سنت کی سیاسی بصیرت کا مدد بخشنا بہت۔
 وطنیت پرست علماء کے کردہ پرہیزگاری پسندانہ بیرو
 آل انڈیائیسنی کانفرنس اور تحریک پاکستان

تحریک آزادی ہند اور السواد الأعظم

مصنف
 پروفیسر محمد مسعود احمد

قیمت
 ۲۱ روپے پچاس

علمائے اہلسنت و جماعت
 بہ خصوص مولانا محمد رفیع الدین آبادی اور مفتی محمد عمر نعیمی
 کے سیاسی و مذہبی افکار و خیالات
 نیز تحریک پاکستان میں آل انڈیائیسنی کانفرنس اور
 صحافت اور عوامی علم پر ان حضرات کی دستاویز خدمات کا تحقیقی جائزہ

ملنے کا پتا: عظیم پبلیکیشنز پو بکس ۱۹۹۶ لاہور